۷۸۶

مکمّل ڈراما

مالن کی بیٹی

باب پہلا ۔ پردہ پہلا

سین جشن گاہ

(درباری امیر اور سہیلیوں کا گھرٹے نظر آنا)

گانا

سب ۔ شنبھو شنبھو انکار ۔ چینتا تو ہری مار ۔ داتا دکھ ہے بھنجن نت
دھروں تمروہی دھیان ۔ شنبھو جگت اور دیو سکل نت گاوت تمرو ہی
گیان ۔ ونن رین بہجت راما ۔ راکھو چرن کی اوہار شنبھو

پہلا درباری ۔ اب جنت سے الٹی آگئی کیسی ہوا
چل رہی ہے ناز کے انداز سے بادِ صبا

دوسرا ۔ گل کھلے جاتے ہیں جوش خرمی سے خود بخود
غنچے دکھلاتے ہیں زیر لب تبسم کی ادا

تیسرا ۔ حور بنکر دیدہ نرگس میں بنیدآئے منہ کیوں
دے رہا ہے دامن گل باغ جنت کی ہوا

چوتھا ۔ لوٹا جاتا ہے خوشی میں سبزہ فرش خاک پہ

خندۂ گل سے نکلتی ہے صدا اے مرحبا

پانچواں درباری — جم حشم کسریٰ حشم میں وارث تخت و سپاہ
آسمان برتری کے جلوہ گستر آفتاب

چھٹا درباری — جسکا سر آج تک زیب کلاہ تھا نہیں
وہ فقط آپ ہی کی ذات [illegible] آفتاب

(شہزادہ صف شکن کا آنا)

سہیلیوں کا گانا

سہیلیاں — اے دل آئے — دیکھ ناچ سے رچاؤ — گاؤ گاؤ
کچھ رنگ خوب جماؤ — باغ جہاں میں رہیں شادیاں جیسی بلبلیں
گلشن میں ہیں شادماں — آئے ہو۔

دوہا

پران دان ہے پربت میں — تھوری کرن نا ہیت — پران دان تو
سہل ہے کٹھن پربت کی ریت — سیا بنا دیے سونے سجایا — آئے او

صف شکن — میرے لائق صاحبو آج کا روز جشن کا روز ہے۔ خلاق عالم نے
ایک مشت استخواں کو یہ مرتبہ عطا فرمایا۔ کہ میرے وجود خاکی کو خاک
سے پاک کرکے ولیعہد سلطان بنایا ہے

گلشن عالم میں ہے خوشنودی کی تازہ بہار
عیش حاصل ہے مجھے اور فرحت دل بیشمار
دل سے آتی ہے صدا ہر دم ثنائے کردگار
شکر ہے کیا خوب گذری میں بسرے لیل و نہار
فرحت دل ہے تصدق تیرے ہی مجھ پر نثار — کافور

کافور — حضور
صف شکن — کیا تم بتا سکتے ہو کہ مشت ابھی دنیا میں کوئی چیز ہے۔
کافور — بیشک حضور محبت وہ چیز ہے جو ہر دل کو عزیز ہے۔

صف شکن ۔ نہیں نہیں تمہارا یہ خیال غلط ہے محبت وہ آگ کی چنگاری ہے کہ جس کا نام خواہش ہے ۔ اگر دستِ آرزو امید کے پنکھوں سے اس دہکتی ہوئی چنگاری تک ہوا نہ پہونچائے تو ممکن نہیں کہ وہ شعلہ خونخوار بن کر انسان کے رختِ بدن کو نہ جلائے ۔

کافور ۔ حضورِ عالی عشق و محبت چہرہ کی سفیدی پر موقوف نہیں ہے ۔

صف شکن ۔ بیشک وہ شخص عشق کے پیچیدہ ہتھکنڈوں میں نہیں آ سکتا کہ جسکو کچھ وقوف ہے ۔

کافور ۔ جناب بندہ عقل کا زائل ہونا ہی عشق کا پیش خیمہ ہے ۔ دنیا جانتی ہے کہ سولی پر چڑھ جانا منزلِ عشق کا پہلا زینہ ہے ۔

صف شکن ۔ مگر خواہ مخواہ سر بسولی ہوکر پھانسی پر چڑھ جانا اور اپنی جان گنوانا یہ کونسا قرینہ ہے ۔

کافور ۔ خداوندِ نعمت جس طرح مچھلی باوجود اپنی اعلیٰ چالاکیوں کے جال میں پھنس جاتی ہے اور پانی کی امید میں تڑپ تڑپ کر جان گنواتی ہے اسی طرح انسان بھی عشق کے پھندے میں گرفتار ہوکر زندگی بھر رہائی نہیں پاتے ہیں ؎

عشق وہ جذبہ ہے دل جس کو کہتا ہے نثار
عشق وہ باغ ہے جس میں کہ ہمیشہ ہے بہار
عشق وہ شے ہے کہ ہر فردِ بشر سے ہے دوچار
عشق وہ جام ہے جس سے کہ ہیں عاشق سرشار
رشتۂ زیست کو فرہاد نے اس کے توڑا
گر فرشتوں کو بھی پایا تو نہ اس نے چھوڑا

صف شکن ۔ نہیں اے ذی شعور سب تمہاری سمجھ کا ہے قصور دنیا ایک دریا اور دل مثل کشتی اور عقل اس کی کشتی بان جب ملاح خود اس کشتی کو گردابِ مصیبت میں پھنسائے تو وہ کشتی کنارہ تک کس طرح جائے ؎

دل ایک باغ اور ہیں ہم اوسکے باغبان
پس باغباں کو چاہئے اچھے بُرے کا دھیان
تخم حیات بوئے کہ شخل اجل اُگائے
چاہے گلاب چاہے دھتورے کا پھل لگائے

پہلا درباری - صاحب عالم اعلےٰ لیاقت کے فلاسفروں اور سائنس دانوں نے اس مسئلہ پر غور کیا - مگر اس کی تہ کو نہ پہنچے -

تہور جنگ - جی درست ہے -

صف شکن - کیوں کیا کسی نے جھوٹ کہا -

تہور جنگ - غریب نواز جس طرح لا انتہا خوشی شادی مرگ کا مزہ چکھا دیتی ہے یا جس طرح زیادہ عقلمند بننے کی کوشش انسان کو پاگل بنا دیتی ہے اسی طرح سائنس والوں کی فکر ننگے کنتر کا گودا کر جلا دیتی ہے -

صف شکن - بیٹھئے -

تہور جنگ - اے شہزادہ اے ذی احتشام وہ کون ہے جو نہیں جانتا - اس عشق کا انجام -

کافور - چپ کمبخت بدلگام سمجھاؤ ان تقریروں سے کیا کام -

صف شکن - نہیں نہیں کہنے دو - اچھا تہور تو ہی بتا کہ تیری سمجھ میں کیا بات ہے آئی -

تہور جنگ - بندہ نواز یہ تو ظاہر ہے کہ عشق کا انجام ہی ذلت اور رسوائی

کافور - غلط -

تہور جنگ - غلط کیوں غلط آپ کسی رنڈی کے مکان پر تشریف لیجائیے اور پھر ملاحظہ فرمائیے کہ کیسے کیسے شریف زادے وہاں آتے ہیں اور پوشیدہ طور سے ہنس ہنس کر بی صاحبہ کی جوتیاں کھاتے ہیں -

کافور - خاموش بس خاموش -

تہور - کیوں حضور آپ کو کیوں چڑھ گیا - اس قدر ندامت کا جوش ہیں تو ایک دنیا کی بات بولتا ہوں کچھ حضور کا بھید تو نہیں کھولتا ہوں -

کافور - ارے پھر - اب تو خاموش بھی رہیگا بے شعور -
صف شکن - کافور -
تہور جنگ - حضور جبکہ میں جانتا ہوں کہ حضور کی باتوں میں حضور کی رسوائی ہے - تو کیا میری شامت آئی ہے کہ ایسے معزز مجمع میں کہدوں کہ حضور نے بھی رنڈی کی جوتی کھائی ہے -
(سب کا قہقہہ لگانا کافور کا نادم ہونا)
صف شکن - اچھا تو آپ نے بھی عشق کا سارٹیفکیٹ حاصل کیا ہے -
تہور جنگ - عالیجاہ - بہت سے مصنفوں نے عشق کی تعریف کی - ہزاروں اہلقلموں نے توصیف کی - مگر بندہ کا جو خیال ہے وہ صحیح بہر حال ہے ؎

پیٹھ جوتوں سے یہ استاد سجا دیتا ہے
عقلمندوں کو بھی پاگل یہ بنا دیتا ہے
کبھی ہاتھوں میں وہ زیور بھی پہنا دیتا ہے
جو کہ جھنکار سے اپنی یہ صدا دیتا ہے
عشق کا جو کوئی دنیا میں سنگاتی ہو جائے
بھوک کے مارے شکم اوسکا چپاتی ہو جائے

صف شکن - شاباش تہور شاباش اگرچہ تو ملازم کافور سے مگر انتہا سے زیادہ عقلمند اور قوی شعور ہے تیری تقریر سے بہتیرے مصاحبوں نے ندامت کا سبق حاصل کیا ہے - اس لئے آج سے بیٹے تجھکو بھی اپنے مصاحبوں میں داخل کیا ہے -
تہور - مگر حضور میری تنخواہ -
صف شکن - تیرے حسب دلخواہ -
تہور - حضور چار روپے ماہوار تو دیتے ہیں مسٹر کافور اور چھ روپیہ نقد دیں حضور -
صف شکن - بس -
تہور - جی بس اس سے زیادہ نہیں ہے ہوس - جو کچھ حلال کمائی سے میسر آئے

ہے پر قناعت کرنا چاہیے۔ انسان کو اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھنا چاہیے۔

صف شکن۔ اچھا منظور۔

تھور۔ منظور کو چار چیز اور بھی ملنا چاہیے حضور۔

صف شکن۔ وہ کیا۔

تھور۔ نائی۔ دھلائی۔ کھلائی اور چار پائی۔

صف شکن۔ اچھا اس سے زیادہ۔

تھور۔ جی ہاں مرنے کے بعد جنازہ۔

صف شکن۔ اچھا اے رامشگراں۔ کوئی دلچسپ گانا سناؤ۔ دل بہلاؤ۔

گانا رامشگراں

تننہ درنا تننہ درنا۔ نتار نادار نادر دانی دیم۔ دیم تننہ ننہ درد۔

تریانا رے اَنلا دے ساماما۔ گاپاپا۔ مادھادھا۔ پانی نی۔ ساسا

ساساسانی دھاپا ماگا رے سا۔ ماگا رسا۔ سانی دھا۔ پاسانی دھاپا

ماگا رے سا۔ پیاری پیاری سُنارصورت تمہاری موہنی سورت کیا

رنگت کیا ڈھنگ ات جیکت کرآن کرآن دھا دھا دھا کرآن کرآن تنہ دھا دھا

کیتاں کراں دھا دھا دیا۔

صف شکن۔ اچھا جاؤ جاؤ اے میرے سچے خیرخواہو جاؤ اور سواری کا انتظام کرو

(سب کا جانا چوبدار کا آکر صف شکن سے عرض کرنا)

چوبدار۔ حضور عالیجاہ شاہی باغ کی مالن جشن سالگرہ کی تقریب میں پھولوں کا ہار لیکر آئی ہے۔

صف شکن۔ ہیں یہ کونسا وقت تھا انکے آنے کا۔ کیا اس سے پیشتر نہیں آسکتی تھی اچھا آنے دو۔

(تارا کا آنا)

پروردگار یہ کیسے آثار کیا یہ انسانی ہستی ہے۔ کیا اس دنیا کی بستی میں

ایسی خوبصورت تصویر بھی بنتی ہے۔ نہیں نہیں یہ میری سمجھ کا قصور ہے
بیشک یہ کوئی آسمانی جنت کی حور ہے۔ اس زہرہ جبیں جلسہ کی خبر اس نے اسے پر
سن پائی ہے۔ اس لئے خوبصورتی دکھلا کر مجھے اپنا دیوانہ بنانے کے
لئے مالن کے لباس میں پھولوں کا ہار بیچنے آئی ہے۔ بھولی لڑکی تمہارا نام

(تارا ہاتھ سے ہار رکھ دیتا ہے)

تارا۔ عالیمقام میرا نام ہے تارا۔

صف شکن۔ جو شعلۂ رخ سے جہاں پر نور سارا ہو گیا
رعب سے اس ماہ کے مہتاب تارا ہو گیا
چشم نرگس زلف سنبل سرو قد نازک ادا
حسن پر ترشیل خوشنما ماہ انور پُر ضیا
دیکھے کوئی اگر اس حسن کی تصویر کو
چوم لے ہونٹوں سے دست کاتب تقدیر کو

تارا۔ افسوس میری قسمت کی تہ پر والدہ کی بیماری میں میرا ہار لیکر آنا ایک
بہانہ ہوا۔ ہائے

ادھر زبان پہ فغاں ہے تو لب پہ آہ یہاں
ادھر جگر میں تپش ہے تو دل تباہ یہاں
ادھر ہے وعدۂ الفت تو ہے نباہ یہاں
ادھر فروغ محبت تو لطف چاہ یہاں
جگر پہ داغ ہے یوں دل کے داغ کے نزدیک
چراغ جیسے ہو روشن چراغ کے نزدیک

زبانی

سرکار لیجئے ہار زیب گلو کیجئے اور مجھے رخصت کیجئے۔

صف شکن۔ آہ کیا یہ خوبصورت نازنین نازک ہاتھوں سے بنا ہوا ہے کیا
یہ جنگل کا پھول انہیں نازک انگلیوں کے لمس لینے سے کھلا ہوا ہے۔

(صف شکن تارا کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے)

تارا - ہائے ائے میرے اللہ خدا کے لئے میرا ہاتھ چھوڑ دیجئے - ہے ہے
دیکھئے وہ کوئی آیا - ہے ہے کوئی دیکھ لیگا ؎
خوف دنیا سے ہوئی جاتی ہے وحشت مجھکو
اب ٹھہرنے نہیں دیتی میری غیرت مجھکو
(دیکھئے اب میں جاتی ہوں)
صف شکن - ٹھہرو ٹھہرو مجھکو صرف چند باتیں دریافت کرنے دو -
تارا - فرمائیے -
صف شکن - کیا تمہاری شادی ہو چکی ہے -
تارا - جی نہیں اب مجھے جانے دیجئے -
صف شکن - تارا تارا کیا میرا دل تیرے مغرور دل کے سامنے کسی شمار میں
نہیں ہے -
تارا - جی ہے اور ضرور ہے - مگر مجبوری یہ ہے کہ میرا دل میرے اختیار
میں نہیں ہے -
صف شکن - تو کیا تیرے دل میں ابھی کسی خوش نصیب کی محبت نے گھر بنا لیا
ہے -
تارا - واقعی ایک ظالم کی تیکھی اداؤں نے مجھے دنیا سے مٹا دیا ہے -
صف شکن ؎ وائے صد افسوس کیا بد اپنی قسمت ہوگئی
ہم مریں جسپہ اُسے غیروں کی چاہت ہوگئی
جسپہ ہم مرتے ہیں دل اسکا کسی پہ زار ہے
مژدہ باد اے مرگ عیسیٰ آپ ہی بیمار ہے
زبانی
تارا تارا خوبصورت تارا کیا واقعی تو اپنی خوشیوں سے مجھے ناشاد کریگی
اے بانی جور و ستم کیا سچ مچ اپنی ظالمانہ اداؤں سے میری زندگی برباد
کرے گی -
تارا - تو حضور اس میں میرا کیا قصور ہے - مجبوری سے ہر شے مجبور ہے -

صف شکن۔ نہیں نہیں پیاری تارا۔ رحم کر۔ اپنے تیر نظر کے زخمی پر رحم کر کیا کسی طرح سے میرا دل تمہارے دل پر قابو نہیں پا سکتا۔ کیا وہ نہاں کی اپنی محبت کا پہلو ہٹا نہیں سکتا۔

تارا۔ جی ہاں ایک تدبیر ہے۔

صف شکن۔ خدا کے لئے جلدی بتا دو۔

تارا۔ اس انسان کا ایک اتالیق ہے۔ شاید اُس کو سمجھایا جائے تو آپ کا کام بن جائے۔

صف شکن۔ میں ضرور اُس کو سمجھاؤں گا۔ اس ایک بات پر اپنی عزت اپنی شوکت اپنی حشمت سب کچھ قربان کر دوں گا۔ مگر یہ تو بتلاؤ کہ اُس اتالیق کا نام کیا ہے۔

تارا۔ وہ اتالیق اُس یوسف ثانی کا غرور ہے۔

صف شکن۔ مگر اُس کا مالک کون ذی شعور ہے۔

تارا۔ سرکار اُس کا نام بتانے میں کیا عار ہے۔ سنئے اُس سراپا ناز کا نام ہے صف شکن۔

صف شکن۔ صف شکن کون۔ میں ہوں۔

تارا ؎

وہ جان بیگا خود جسے یہ کام زیب ہو
پانی وہیں مریگا جہاں پر نشیب ہو

صف شکن۔ تو کیا ؎

مجھ پر بھی ہے آپ کی محبت جمی ہوئی
دونوں طرف سے آگ برابر لگی ہوئی

تارا۔ گانا

تارا۔ اب تو لاج تمہرے ہاتھ راکھو شرم سیّاں
بیس تو تو سے بنتی کرت ہوں پرت ہوں توری پیّاں۔
تن من دھن سو نثار وارت ہوں گر وا ہار۔
تو دلدار تو سرتاج پکڑ دیجن بیّاں۔

صف شکن ۔ خیر اس اتالیق کا نام غرور ہے تو اس کا مالک اس سے زیادہ صاحب شعور ہے ۔ اگر وہ اس پاک محبت میں خلل انداز ہوگا تو اس کا بھی یہ ہی حال ہوگا کہ اس کے ارمان بازیچہ اطفال کی طرح راہ روؤں کی ٹھوکروں سے برباد ہوگا ۔ مگر میرا دل آپ کی محبت سے ہٹنے نہ پائیگا ۔

تارا ۔ خیر اب تو مجھے جانے دیجئے ۔

صف شکن ۔ خیر ہار تو پہنا دیجئے ۔

تارا ۔ آپ اپنے ہاتھوں سے خود پہن لیجئے ۔

صف شکن ۔ نہیں آپ اپنے نازک ہاتھوں سے پہنائیے ۔

تارا ۔ اچھا آپ میرے قریب تو نہ آئیگا ۔ مجھے ہاتھ تو نہ لگا ئیگا ۔

صف شکن ۔ پیاری تارا ۔ اگر میرا ہاتھ ایسی عدول حکمی کرے ۔ تو اسے کاٹ ڈالوں اگر میرے ایسی حرکت ہو تو اسے توڑ دوں اگر آنکھ سے ایسی ناشائستہ حرکت ہو تو اسے پھوڑ دوں ۔

تارا ۔ اچھا آپ اپنے ہاتھ پشت کی طرف کر لیجئے ۔

صف شکن ۔ پیاری تارا اگر ہاتھ کی خطا پر میری مشکیں کسنا منظور ہے تو مجھے بھی تمہاری محبت میں قید ہونا منظور ہے ۔

تارا ۔ اچھا سر جھکائیے ۔

(صف شکن کا سر جھکانا)

صف شکن ۔ لیجئے بس ۔

(تارا کا ہار پہنانا صف شکن کا بوسہ لینا)

تارا ۔ بس رہیں رہیں یہ کیا حرکت ۔

صف شکن ۔ دیکھئے ہاتھ تو ابھی تک آپ کے حکم کا تابعدار ہے مگر لب پر میرا کیا اختیار ہے ۔

(بگل کی آواز آنا)

آواز بگل کی سنکر ۔

صف شکن - ہیں کیا سواری تیار ہو گئی - خیر پیاری تارا جب سواری سے فرصت پاؤں گا تو آپ کے پاس ضرور آؤں گا -

(گانا تارا کا)

بجریا کی کاری کٹاری ماری ہماری من ہر لینا بانکے سنوریا نے کیسے درشن دینو -

گانا صف شکن کا

پیاری پیاری توری پیاری ہے کیبنا - تن من دھن سب کروں تو پہ ارپن -

گانا تارا کا

دھیرج دیو موہے کاری کٹاری ہے ماری نگہ واپہ کاری -

(دونوں کا جانا)

پردہ

باب پہلا - پردہ دوسرا

راستہ

(لڑکوں کا معہ تھور جنگ کے غل مچاتے ہوئے آنا)

سب لڑکے - ہررو ہررو ہررو ہررو ہررو -

گانا

لڑکے - او مردود او مردود ساری باتیں تیری گڑبڑ - جا جا باتیں نہ بنا -

تھور - او ڈیم فول -

لڑکے - او بیٹا او بیٹا او بیٹا -

تھور - او ڈیم فول -

او نادان -

تھور - بے ایمان
" - توڑوں کان -
" - بیلوں جان -
" - ایک لگا دوں گا گھونسہ -
" - بتادوں گا بھونسہ -
" - او مکار -
" - نابکار -
" - ہوشیار -
" - رشوت خوار -
" - ایک لگا دوں گا چانٹا -
" - بنا دوں گا آٹا -
" - بے ایمان -

سب لڑکے - ہر رو ہر رو ہر رو ہر رو ہر رو ہر رو -

تھور - ارے بھائی سنو - اگر ہر رو اچھی ہے تو میری ہر رو میرے باپ کی ہر رو - اور اگر ہر رو خراب ہے تو تمہاری ہر رو تمہارے باپ کی ہر رو تمہاری ماں کی ہر رو -

سب - لو لو ہی ہے لو لو ہی ہے -

تھور جنگ - ابے الو اگر میں لو لو ہوتا تو اپنی گدھی کی حفاظت میں کیوں جان کھوتا - کسی معشوق کی کان کی زیبائش ہوتا - یا کسی جوہری کی دوکان کی آرائش ہوتا -

سب - پاگل ہے بے پاگل ہے بے -

تھور - ابے ہم میرے نصیب کہاں جو اس معزز خطاب کے لائق بنوں - اگر میں پاگل ہوتا تو مجھے ذلیل فعل ہو جانے کی زحمت نہ سہتا - بریلی کے پاگل خانہ میں بیکار ایک وقت اور طعام دو وقت میں مصروف ہوتا -

پہلا لڑکا - تو کیا آپ انگریزی بھی پاس ہیں -

تہور۔ ارے بھائی اگر کچھ پاس ہوتا تو کیوں یہ ستیاناس ہوتا۔ پاس ہوتے ہی دل میں انصاف کرتا کہ کسی یورپین کا خانسامہ بنکر آرام سے صاحب بہادر کے بوٹ صاف کرتا۔ افسوس کس مزہ سے گذر ہوتی کہ پیروں میں ڈیکیشور اور بدن میں کوٹ پتلون کا نیا سوٹ ہوتا۔ ایک زانو پر بلاکنگ کی ڈبیا ایک ہاتھ میں برش اور دوسری میں صاحب بہادر کا بوٹ ہوتا۔

لڑکا۔ بھلا اس کے پیشتر آپ کیا کیا کرتے تھے۔

تہور۔ تماش بینوں کی زندگی پہ۔ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

لڑکا۔ یعنے۔

تہور جنگ۔ یعنے آدم خوار پریوں کو معشوق بناتے تھے اور انکے ظاہرا عشق بٹل میں پر باپ دادا کی کمائی اندھوں کی طرح لٹاتے تھے۔

لڑکا۔ مگر جناب وہ آدم خوار پری کون ہے۔

تہور۔ اجی وہی صیاد انس جو ہر سر شام بے پردہ آزادی کے ساتھ کوٹھوں پر بیٹھتی ہیں اور اپنی چند گھنٹوں کی نمائشی سجاوٹ اور بناوٹ پر تن تن کر اینٹھتی ہیں جنکے چہرہ پر عارضی حسن اور فریبی ادا مگر دل میں یہ دعا کہ یا اللہ آج کوئی عقل کا اندھا اور گانٹھ کا پورا ملجائے تو پنڈلی اُسے سارے کا سارا نکلجائے۔

دوسرا۔ پھر آپ کا کیا انجام ہوا۔

تہور۔ یہی کہ تمام مال و زر تمام ہوا۔ آخر ہو کر لاچار کسی کا یہ شعر کہنے لگے پکار پکار کے

دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار
کہ پیدا نشد تختہ بر کنار

توبہ توبہ کمبخت تمہاری باتوں میں میرا گدھا کھڑا کا کھڑا سوکھ گیا۔

تیسرا۔ اہو آپ کے گدھے میں بھی اسقدر نازکی کا انداز ہے۔

تہور۔ کیوں نہیں آخر ہمارا گدھا بھی تو اوّل درجہ کا رنڈی باز ہے۔ جب تک دس بیس ڈنڈے نہیں کھاتا ہے تماش بینی سے باز

نہیں آتا ہے - افسوس اے خدا کی بنائی ہوئی کشادہ آزادی کی زینت دینے والے انسانو ذرا خود کو پہچانو - اے سچے ماں باپ کے آغوش شفقت میں پلنے پانے والو ذرا اپنی اصلیت پر نظر ڈالو جن بازاری بیسواؤں کا حسن سر شام دلفریب نظر آتا ہے اسپر نہ مرو بلکہ ان کی شکل صبح کو وقت صبح ملاحظہ کرو کہ شب بھر کی سیہ کاری سے انکی صورت پر کیسی لعنت برستی ہے - صبح روح انکی ہمیشہ رحمت الٰہی کے لئے ترستی ہے - پیارو خدا حافظ -

پہلا - اجی حضرت ذرا تو ٹھہرئیے کچھ اور ان بیسواؤں کی حالت سنائیے -

ٹھور - ارے بھائی اس مضمون کی سپیچ سنانا گویا چھتے میں ہاتھ ڈالنا ہے اور پھر یہ بھی خوف ہے کہ تماشبین صاحبان ہیں - کوئی آدمی اس بات کا برا مان جائے اور مفت میں بندہ کی گت بنائے وہی مثل ہے کہ ڈاڑھی والا کر گیا اور پکڑا گیا مونچھوں والا -

دوسرا - استاد معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی کسی رنڈی کے شکار ہو چکے ہیں -

ٹھور - اجی ہم کیا ہم جیسے ہزار ہو چکے ہیں . . . . بلکہ بیس ہزار ہو چکے ہیں - اب ابھی چند روز کا ذکر ہے کہ ایک بھی زندہ مارے مت پھر گھبرا - اور عمر بھر کی تماش بینی سے جی بھر گیا ؎

پھرا دل ایک پل میں بیسواؤں سے
ہوئے مجبور جب اس کی جفا سے
سناتے ہیں تمہیں دل کی صدا سے
خدا محفوظ رکھے دو بلا سے
نئی رنڈی پرانی نائیکہ سے

تیسرا - اجی نصیحت کا کون برا مانتا ہے -

ٹھور - ارے وہ بھی تو کیا جانتا ہے مگر استاد سچ تو یہ ہے کہ ؎

فضول آنکھوں میں ان کے چربی چھائی ہے
جو نیک راہ نہیں انکے دل کو بھائی ہے
یہ دیکھ حال مثل ہم نے پھر بنائی ہے

پیچ و تاب -

تہور - جبکہ آپ سب کچھ جانتے ہیں تو کیوں پاگل بنکر عشق کی شان کو مانتے ہیں ؎

جانتا ہے تو تو کیوں سہتا ستم ہے جان پر
کر کنارہ بھیج لعنت وصل کے ارمان پر
خوب سوجھا شعر مجھکو اس تمہارے وصیان پر
کیا ہنسی آتی ہے مجھکو حضرتِ انسان پر
فعل بد تو خود کریں لعنت کریں شیطان پر
مگر یہ پاگل عاشق کس پہ ہے عاشق

کافور - اُئے دلارا - دلارا دلارا -

تہور - دلارا او ستم ارادہ تو میری بی بی ہے -

کافور - پیاری ماتاکو تو میرے سابق ملازم کافور کی بی بی ہے مگر میں اپنے دل کو کیا کروں -

تہور - اجی حضرت سارا عشق اپنے دل سے نکال دیجئے اور اس کو چیر پھاڑ کرنا تباہی کے تندور میں ڈال دیجیے -

کافور - پیاری گو کہ حسینوں سے معمور ساری خدائی ہے - مگر کافور کا دل تو تیرا ہی شیدائی ہے -
اور ایک چور سرزور کا پتہ لگتا ہے -

کافور - اچھا تو کون کون جائیگا -

تہور - جی بندہ اکیلا ہی جائیگا (الگ ہو کر) اور بی بی کو آپ کے واسطے چھوڑ جائیگا -

کافور - اچھا تو کب جائیگا - کس وقت جائیگا -

تہور - جی اسی وقت وہ اونٹ گاڑی چل پڑے لیجئے خدا حافظ - ٹھہرو سنو اچھا تاکے بھائی سوتیا - ذرا ہم بھی سوار ہو لیں -

(تہور کا جانا)

جانور کے تیز پنجہ سے تیرا بھی سینہ فگار رہے اور مرض موت کے رہنما فرشتہ کہ جس نے عالم کے بادشاہوں کے تخت تاج کو خاک میں ملا دیا ہے۔ کیوں ایک کمسن لڑکی کے دل کو مسوس رہا ہے۔ اے بید رو ظالم کیوں میرے جگر وہ نگار کو محبت کے بھارے پتھر سے کچل رہا ہے۔ جا جا نکل جا۔ اے میرے دل کی بھری ہوئی محبت نکل جا ؎

تیری اس بیقراری نے جگر کو چاک کر ڈالا　　برا ہو اس محبت کا کہ جس نے خاک کر ڈالا

گانا

بہ پھولن کی ڈالی نرالی ہریالی۔ کل نہیں آئی تو ہی دیکھے جی لگائی۔
کوئل بولے کالی متوالی اے تھر تھر ڈر ڈر مورا جیا۔
گھبرا دے۔ کل نہیں آوے۔ چین نہیں پاوے۔ ٭

(صف شکن کا آنا)

صف شکن ؎
منہ کو کیوں پھیر لیا ہو ہم سے تم اے مہ لقا
روئے انور بھی نہیں دیکھا کہ منہ کو پھیر لیا
سنگ در پر بھی پہنچ کے جو محروم رہا
دل صد چاک سے تھم تھم کے یہ آتی ہے صدا
جلوہ حسن خداداد ذرا دکھلا دے
منکروں کو بھی صنم شان خدا دکھلا دے

زبانی

پیاری تارا اگرچہ تم نے مجھکو اپنی محبت کے لائق نہیں پایا تو جہر میں جاتا ہوں۔ اور اپنی سیاہ صورت کو قبر کے گڑھے میں چھپاتا ہوں اچھا چلا ہے

تارا۔ ٹھہر ٹھہر اے آسمان شجاعت کے روشن ستارے میری دلی امید کے سہارے۔ جان ایمان سے زیادہ پیارے تیری اس [illegible] نے میرے دل کو مضطر بنا دیا فروغ حسن کی تجلی نے مثال [illegible] بنا دیا

صف شکن۔ آہا خوش قسمتی۔ خوش قسمتی یہ باغ نہیں بلکہ [illegible] ہے کہ جس کا مکین ایک حور۔

تارا - اور دوسرا غلمان ہے -
صف شکن - پیاری تارا اگرچہ اس باغ کی بہار پر جنت کا گلزار بھی نثار ہے - مگر میری نظروں میں ان چھوٹے پھولوں سے زیادہ ان گلاب کے پھولوں میں بہار ہے -
تارا - میں اور میرا دل - آپ اور آپ کی طبیعت یہ چاروں محبت کے مضبوط رشتہ میں جکڑے گئے ہیں - مجھکو خوف ہے کہ دو دل کو باہم نہ دیکھنے والا آسمان اس رشتہ کو رشتہ خام کی طرح نہ توڑ دے یا ایک وارث سلطنت ایک غریب لڑکی کی محبت کو نہ چھوڑ دے -

گانا

صف شکن - پیاری ہے توری بالی عمریا - میں ہوں تورا پیارا سنوریا تارا
پیاری سے نینیاں لگائے - دل نہیچ اری موہے کڑیا -

گانا تارا کی

اے سنوریا پیارا تم جیو پیردا - جان جگروا لگاؤں گردا - موہے
بھروسہ تورا -
پیت کی چندریا پہنا وے پیردا - پیاری ہیں توری پیارا تو مورا -
پیت توڑے نا پیا سنوریا . . . . رے سنوریا -

(خسرو شاہ کا آنا)

خسرو شاہ - کیوں او ناشد نی خاندان کا نام مٹانے والے اپنی کشتی حیات کو دریائے رزالت میں ڈوبانے والے کیا تو نے اسی بیاری میں مبتلا ہو کر سلطنت میں تھلکہ مچا دیا ہے - افسوس تو ایک عصائے شاہی ولیعہد تخت جہاں پناہی یعنے ایک شاہی خاندان کا اعلےٰ ممبر ہو کر اور ایسا رذیل کام کرے یا لیعنے ایک مالن کی بیٹی کی محبت کا دم بھرے -
صف شکن - اے والد مہربان صرف نظارہ اس عصمت شعار کے دیکھنے کا ارمان نہ کہ کسی بری بات کا دھیان -
خسرو - او زبان دراز پھر وہی انداز بس خیر اسی میں ہے کہ ابھی سر جھکا کے

(فولاد کا تلوار نکالنا)

خسرو - کیوں شاہزادہ صاحب سلطنت کے باغی سے بھی سازش رکھتے ہو -

صف شکن - بیٹے آج کے سوا اپنے محسن کی شکل کبھی نہیں دیکھی -

فولاد - لائق شہزادہ تم مجھکو نہیں جانتے لڑکپن خوب سے شاہ سمیر کیسے دیر کیساں رہا -

خسرو - مگر تم چاہتے کیا ہو -

فولاد - صرف ایک ہی بات -

خسرو - کیا -

فولاد - شاہزادہ کی جان بخشی -

خسرو - خیر میں تمہاری درخواست منظور کرتا ہوں - مگر مجھکو زندہ گھر تک جانے دیجئے -

فولاد - میں تمہارے قول پر اعتبار کرتا ہوں - مگر یہ واضح رہے کہ شاہزادہ کی جان پر اگر کسی قسم کا صدمہ پہنچا تو تیرے شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا اور تیرے خاندان کے اتنے اشخاص کو قتل کروں گا جن کا حساب سوائے کاتب تقدیر کے دوسرا نہ کر سکے گا -

خسرو - نہیں نہیں انشاءاللہ ایسا ہرگز عمل میں نہ آئیگا - مگر یہ تو فرمائیے کہ آپ پھر بھی کبھی تشریف لائے گا -

فولاد - ضرور جس وقت تم اپنے قول سے پھر جاؤ گے اور شاہزادہ کی جان پر کسی قسم کا صدمہ پہنچاؤ گے - اُس وقت تم مجھکو شمشیر بکف اپنے روبرو پاؤ گے -

(فولاد خاں کا جانا)

خسرو - چلئے شاہزادہ صاحب -

صف شکن - بہر کی طرح پھولے پھلے خوب بہت شاد رہے
باغباں [illegible] گلشن تیرا [illegible]

(دلارا کا اپنے حسن کی تعریف کرنا)

دلارا کا گانا

دلارا۔ نظر ہوت لاگی رے بالے پن میں۔ دہلی شہر سے بید بلاؤ بیعض
موری نبضیا رے بالے پن میں ؎

کشتۂ ناز کبھی تھکے نہ تڑپ کر پانی
وقت کشتن نہ کبھی چاہیے خنجر پانی
سلطنت میرے حسینوں کا ہو جوہر پانی
جام میں دودھ بنائے کبھی بھر کر پانی
پھر میرے عشق میں ہو جاتا ہے پتھر پانی

(کافور کا آنا)

ثریالی

دلارا۔ میرا نام دلارا جہاں کمان ابرو میں چلا چڑھا کر ایک تیر مارا الٹی عشق بیچارا عدم کو سدھارا۔ ایک چنچل نہ نویلی ہوں۔ گویا اپنے وقت کی محمل نشین لیلیٰ ہوں۔

کافور۔ (سامنے آکر) پیاری تو لیلیٰ ہے تو میں مجنوں ہوں۔

دلارا۔ اوئی۔

کافور۔ ہیں۔

دلارا۔ کون کافور۔

کافور۔ ہاں اے رشک حور میں ہوں تیرا کافور۔

دلارا۔ عاشق خدا کی شان کوؤں کو بھی بلبلوں سے عشق کا دھیان ؎

کافور ؎
زاغ کی چونچ میں انگور خدا کی قدرت
اور تجھے تیرے دل سے الفت یہ خدا کی قدرت
صاف باطن سے کدورت یہ خدا کی قدرت
تو ہوا اور تری یہ صورت یہ خدا کی قدرت
ہم پہ بیزار ہو ... سے نفرت یہ خدا کی قدرت

آؤ آؤ میرے گلے لگ جاؤ۔

کافور۔ آؤ میرے پیارے آؤ۔

(کافور کا دلارا کو پیار کرنا۔ تہور جنگ کا باہر سے آواز دینا)

تہور جنگ۔ دروازہ کھولو۔

دلارا۔ کون ہے بھائی۔

تہور جنگ۔ میں بھائی ارے یہ تو میں ہوں تیرے باپ کا جوائی یعنے تیرے دیور کا بھائی۔

کافور۔ ہائے ہائے یہ بلا کہاں سے آئی اب کیا کروں میرے بھائی۔

دلارا۔ نہیں نہیں گھبراتے کیوں ہو۔ کیا وہ موا تم کو تباہ سے غارت کر دے گا۔

کافور۔ ارے غارت تو نہیں کریگا مگر بے پیسے کے حجامت ضرور کر دے گا۔

تہور جنگ۔ دلارا او دلارا۔

دلارا۔ ارے ٹھہر کیوں باہر کھڑا اکھڑا اڑ رہا ہے۔

تہور۔ ارے کمبخت جلدی کھول ورنہ مجھے غصہ چلا آرہا ہے۔

کافور۔ آنے دے بھائی میرا سر کھجا رہا ہے۔

دلارا۔ اجی تم کیوں اسقدر ڈر کے جاتے ہو۔ فوجی افسر ہو کر اسقدر گھبراتے ہو۔

کافور۔ ارے میں اس سے تو نہیں گھبراتا ہوں یہ تو اپنی بی بی کا فرمانا سمجھاتا ہوں۔

دلارا۔ وہ کونسی نصیحت پر عمل کرتے ہو۔

کافور۔ میری بی بی اکثر کہا کرتی تھی کہ میاں موذی سے ڈرنا نہیں اور پرائے گھر میں جا کر لڑنا نہیں۔

دلارا۔ اگر اتفاق سے ایسا موقعہ آجائے۔

کافور۔ تو وہاں جوتے کھا کر عزت کے ساتھ اپنے گھر چلے آیئے۔

تہور جنگ۔ دلارا دلارا کمبخت تو کے پیچھے کب تو نے مجھکو کوئی چیز کیدار

تہور جنگ - مگر دلارا اس صندوق سے میرا نیا سوٹ تو نکال دے -

دلارا - واہ یہ بھی کوئی وقت ہے - ابھی گرمی میں بانات کے سوٹ کی کیا ضرورت ہے -

تہور جنگ - اچھا بانات کا نہیں تو ریشم ہی کا سہی -

دلارا - ہائے ہائے اب کیا لاؤ یہ مخمل میں لاؤں جو اس کمبخت سے پیچھا چھوڑاؤں -

تہور جنگ - کیوں اس سوٹ کے نکالنے میں بھی کوئی جھمیلا ہوتا ہے -

دلارا - نہیں صرف یہ خیال ہے کہ گرمی کے مہینے میں نیا قیمتی سوٹ میلا ہو جائیگا

تہور جنگ - بی بی آجکل دنیا کا بھی حال تباہ ہو رہا ہے - گویا آجکل انسان کا دل تک سیاہ ہو رہا ہے -

دلارا - ہاں میاں جیسا کرتا ہے ویسا پاتا ہے -

تہور جنگ - وہ نیا ولایتی تالا -

دلارا - ابھی لائی -

(دلارا کا قفل لینے کو جانا)

تہور جنگ - (کمبخت ناسزائی (صندوق کے پاس جا کر) کہئے کیا حال ہے میرے شیدائی -

کافور - اے میرے پیر - میری لگا دی میرا تو بھس نکل گیا خدا کے لئے مجھے اس اندھیری کوٹھری سے باہر نکال -

(دلارا کا آنا)

دلارا - لیجئے جناب والا یہ ہے کنجی اور تالا -

تہور جنگ - بی بی یہ تالا میں نے کس لئے منگایا ہے تمہیں معلوم ہے -

دلارا - نہیں -

تہور جنگ - سنو آجکل چوروں نے اکثر بہت سر اٹھایا ہے اس لئے اسکی قزاقی سے ڈرنا چاہیئے - اور اس صندوق کی اچھی طرح حفاظت کرنی چاہیئے - لاؤ اب میں کسی کام چوری کے لئے قسمت [illegible]

تم کوئی غم نہ کرنا - اگر خدا نے چاہا تو تیسرے مہینہ واپس آؤنگا -

(تیمور کا تالا لگانا)

دلارا - ارے ارے - ہائے ہائے -

کافور - مر گئے - دودو جنگے تاشتہ نہ ردو - اے کمبخت مجھے تو نکال -

تیمور جنگ - ارے تو کون ہے چنڈال -

کافور - ارے بھائی میں ہوں تیرا آقا سے قدیمی منشی کافور -

تیمور جنگ - بھلا بے شاہ کیوں لالی پاک دامن نے کس کو صندوق میں چھپایا ہے - کچھ بولو زبان کھولو -

(کافور کو صندوق سے نکالنا)

کیوں حضرت اب آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے -

کافور - تیمور جنگ اپنی نیک بیوی کے صدقہ میں مجھکو معاف ہی کیا جائے

تیمور جنگ - کیوں حضرت یہ میرے ہی ساتھ دغابازی -

کافور - نہیں آپ ہی سے یہ میری بہن ہے اور میں اسکا سگا بھائی -

تیمور جنگ - خیر جناب آپ کو تو زیادہ کیا کہوں - مگر اس نا سزا لی کو کچھ شرم نہ آئی - کہ اپنی عصمت کو چند خوشامد آمیز فقروں کی قیمت پر فروخت کر دینا منظور کیا - لعنت ہے تجھ پر - اور تف ہے تیرے شوہر پر -

کافور - تیمور جنگ آج سے میں اس کو بہن کا خطاب دیتا ہوں اور یقین ہے کہ تا حیات بہن ہی سمجھوں گا -

(جانا کافور کا)

دلارا - میرے پیارے شوہر - اگر شیطانی فطرت نے میرے دل کو نیکی سے برگشتہ کرنا چاہا - مگر شکر ہے کہ میری عزت پر فتح نہیں پائی - میرے پیارے شوہر آج سے یونانی چمن کا یہ ناچنے رکھیو یہ حسینوں کا سرتاج آئے تو بھی میرے دل پر فتح نہ پائے - میری غیرت میری محبت تمہاری وفا میری جفا میرے دل پر لعنت کے تیر برسا رہی ہے - اس لئے یہ تیری تابعدار کنیز معافی کی امیدوار بنکر تیرے قدموں پر سر جھکاتی ہے -

تہور جنگ۔ خیر جب مجرم اپنے جرم پہ شرمایا تو حاکم صاحب کو بھی رحم آیا اور قصور اُس کا معاف فرمایا۔

(گانا دلارا کا)

تمپیر میں واری بلہاری اے بلماں جان۔ جان تو ہی موری جان تو۔
گونا کناری ساڑی ہو بھاری منگا دو میری جان۔

تہور جنگ۔ تجھے گھوڑا ابھی لادوں گاڑی لادوں گردا لگائے جانثار دلارا۔ نینوں کی ماری کٹاری رے بالی گورے گورے گال رنگیلے دلارے اے راجنا۔

(دونوں کا جانا)
پردہ

باب پہلا۔ پردہ پانچواں

قیدخانہ

(صف شکن کا مقید پابہ زنجیر کھڑے نظر آنا)

گانا

کرتا ستم اے آسماں مجھ بیکس پہ تو اس آن سے تیرے رنج و الم زندہ ملا ہے مکان۔ اُلفت کی راحت ہیں ذلت ہے۔ وصلت کے بدلے زحمت ہے پرور دگار کرم کر اس آن۔

زبانی

اے مصیبت کی ہولناک اندھیری اور دردوں کی رات تو میرے والد کے دل کی طرح اور تاریک ہو جا اے وصال یار کی روشن امید تو اپنا ساتھ دے اے محبت کی مصیبت سہنے والے استقلال تو اپنا ہاتھ دے
ہزار حیف کوئی رکتا نہیں کوئی ہمدم
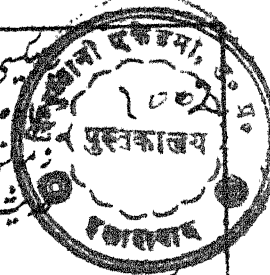
بیکسی میں زمانہ بھی مجھ سے ہے برہم
عیش شہانہ کہاں یہ رنج و الم
نہ مونس نہ رفیق نہ ہمدمے دارم
حدیث دل بکجے گویم عجیب غم دارم

(سپاہی کا آنا)

کیوں اے موت کے فرشتہ کیا پیغام مرگ لایا ہے۔

سپاہی۔ حضور عالی شہنشاہ نے وزیر اعظم کو آپ کی خدمت میں روانہ فرمایا ہے۔

صف شکن۔ خبر ان سے کہدو ہیں کسی سے کچھ بات چیت یا ملاقات نہیں کرنا چاہتا۔

سپاہی۔ مگر حضور از روئے قانون سلطنت مجھکو ان کے رد کرنے کا اختیار نہیں۔

صف شکن۔ اچھا آنے دو۔

(سپاہی کا آنا)

شعر

مثل مجنوں ایک مدت تک بیاباں میں رہا
تیرا وحشی اتنے عرصہ تک اس ارمان میں رہا
ہوگیا مشہور ساکن خانہ زنجیر کا

رکن الدولہ کا آنا

رکن الدولہ۔ کہئے شاہزادہ صاحب کیا حال ہے۔

شاہزادہ۔ شکر ذوالجلال ہے عشق کی نیرنگی کا خیال ہے۔

وزیر اعظم۔ عشق کیا عشق کیا۔ عشق کس کو عشق کس کا عشق میں نہیں سمجھتا کہ کونسی بیماری کا نام عشق ہے جو آپ جیسے لڑکوں کی زبان پر اس کا نام جاری ہے کیا صحرا نوردی کا نام عشق ہے۔ کیا آپ مجھکو سمجھا سکتے ہیں۔

صف شکن - مجھ کو آپ کے سمجھانے سے غرض ... فضول گو اس کا مجھکو مرض ہے -

وزیر اعظم - شاہزادہ صاحب سمجھئے اور خیال کیجئے کہ بلبل گلاب کو چھوڑ کر دھتورے کے پھول پر مرے تو کیا خلقت اس پر ... -

صف شکن - گر پروانہ خاص شمع سے الفت کرے تو کیا وہ بھی آپ ... ہیں ڈوبا مرے -

وزیر اعظم - مگر جس کو آپ نے شمع سمجھا ہے وہ شمع نہیں ہے شعلہ نار ہے -

صف شکن - کور باطن سیاہ قلب کے نزدیک بہشت کا گلزار بھی جہنم کا غار ہے -

وزیر اعظم - بیوقوف لڑکے ہیں اور خوب غور سے سنیں - ایک طرف سلطنت کا گل گلزار پُر بہار ہے اور دوسری طرف موت کا لق و دق میدان خونخوار ہے اے بول زیبل خوشرنگ بلکہ باغ دنیا کی سیر کرنا چاہتا ہے یا دام الاجل میں گرفتار ہو کر بے موت مرنا چاہتا ہے -

صف شکن - دی ہوئی چیز کو واپس لینا جو انمردوں کا کام نہیں کسی بیکس کو دھوکہ دینا بیشک اس کا نیک انجام نہیں -

وزیر اعظم - ایسے ناخلف لڑکے ناراستیں ہیں کہ خاندان کا سر جھکاتے ہیں -

صف شکن - ایسے بوالہوس بڈھے دولت کے لالچ میں انصاف کا خون بہاتے ہیں -

وزیر اعظم - میرے خیال میں ایسے ناتجربہ کار لڑکے چھوٹوں کی خاصیت رکھتے ہیں -

صف شکن - میرے خیال میں سچی محبت سے برگشتہ کرنے والے انسان شیطان کی بھی طبیعت رکھتے ہیں -

وزیر اعظم - افسوس صد افسوس میں یہ نہیں جانتا تھا کہ ایک وقت ایسا بھی آئیگا کہ ایک باعظمت وزیر کو ایک ذلیل قیدی ... اس قدر بے لحاظ سنائے گا ..

صف شکن۔ نہیں یہی نہیں بلکہ ایک وقت ایسا بھی آئیگا کہ موت کا فرشتہ تمہارا گلا دبائیگا اور صیاد اجل تمہاری عنبر منصفی کے ساتھ عین دنیا سے جُدا کرکے موت کے گڑھے میں دبائیگا۔

وزیراعظم۔ واقعی یہ مثل صحیح ہے کہ چکنے گھڑے پر نصیحت کا پانی ہرگز اثر نہیں کرتا۔

صف شکن۔ جھوٹ کی تاریکی دُنیا میں سچائی کے آفتاب کا اُجالا ہے۔

وزیراعظم۔ میں پھر بھی آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ میری نصیحت ماننے میں آپکو اقرار ہے یا انکار۔

صف شکن۔ انکار لاکھ بار انکار اگرچہ قدرت کا مصور میرے پتلہ خاک کو ہزار مرتبہ بنائے اور ظالم بادشاہ کا ظلم میرے جسم کو ہر مرتبہ خاک میں ملائے اسپر بھی میرے دل سے اُس وفا شعار کی محبت کم نہ ہوگی بلکہ ہر مرتبہ ایک ایک حصہ بڑھتی جائیگی۔

وزیراعظم۔ مگر جب سزا کی مہیب صورت نظر آئیگی تو ساری محبت دل سے نکل جائیگی۔

صف شکن۔ موت سے ڈر کر کسی کی محبت ترک کرنا یا اپنے ارادہ سے پھر جانا یہ تم جیسے بزدل آدمیوں کا کام ہے۔ جوانمردوں کا ایسی صورت میں نام ہے سے

ناصح اُس بُت محبوب کا عاشق میں ہوں
جسکے دیدار سے یک لخت ہوا ہوں مجنوں
ایک اشارہ میں تہ تیغ اپنا سر کردوں
پھندے سے خدک بدل جائیگا انداز جنوں
کھیل ٹھہرا کوئی ناصح رانشیا نہ ہوا

وزیراعظم۔ سمجھ میں جاتا ہوں مگر اتنا اور سُنانا چاہتا ہوں کہ تین دن کے عرصہ میں اپنے خیال کو درستی پر لائیے ورنہ مجھ بشر رسے تنہا زندہ جلنے کے لئے تیار ہو جائیے۔

صف شکن ۔۔ آخر کیا قصور کیا گناہ ۔۔
وزیر اعظم ۔ گناہ اُس ذلیل لڑکی کی محبت اور بدنام کرنے والی چاہ ۔
صف شکن ۔ چاہ نہ کہئے ؎

چاہ عشق نے ہر شہر دیار شاہ کیا
گداؤں شاہ کو اس عشق نے تباہ کیا
جو تجھ میں نے رکھا پیدا لئے ہے رشتۂ الفت
تو کیا اُنہوں نے بھی دنیا میں کچھ گناہ کیا

وزیر اعظم ۔ بیشک ۔
صف شکن ۔ ہرگز نہیں ؎

خطا و جرم جہاں میں جو چاہ کہلاتی
تو پھر خدا کی بھی الفت گناہ کہلاتی

زبانی

نادان کیا نہیں سنا صف شکن کا بیان ؎

اگر سینہ میں دل ہو تو پھر کیوں نہیں محبت ہو
اگر سر تن پہ قائم ہو تو پھر سودائی الفت ہو
اگر ہو روح اس تن میں تو کیا الفت سے نفرت ہو
نہ چھوٹے عشق عاشق سے اگرچہ کیسی ہی ذلت ہو
جلا دو صحت کو بھی مٹا دو میری ہستی کو
نہ دل پھر دیکھے الفت کو نہ دیکھے آنکھ ہستی کو

وزیر اعظم ۔ خیر ایسا ہی ہوگا جو کچھ ہوگا ۔ وقت پر دیکھا جائیگا ۔ تمہاری محبت کو بھی دیکھا جائیگا ۔

(جانا وزیر اعظم رکن الدولہ کا آنا شمشیر خاں کا)

شمشیر خاں ۔ ارے دنیا کے خود فراموش انسانو یہ وہ قطرات اشک ہیں کہ جہنم کے دہکتے ہوئے شعلوں کو ایک پل میں سرد کردیں یہ وہ آنسوؤں کی

بارش ہے جو طوفانِ نوح بنکر دنیا کو ڈبا دے - ارے او انجام پر نگاہ نہ کرنے والو دین سے پہلے دنیا کو سنبھالو ؎

تونگروں میں جو خود کو شمار کرتے ہیں
وہی جہان میں بشر کا شکار کرتے ہیں
خدا کی مار ہو لعنت ہو ایسی ہستی پر
جو دین بھول گئے اس دو روزہ ہستی پر

صف شکن - کون -

شمشیر - مظلوم کا ہمدرد -

صف شکن - کیا دنیا میں عنقا بھی کوئی چیز ہے -

شمشیر خاں - بیشک ہے مگر اس کو نظر آتی ہے جس کو چشم باطنی کچھ دیکھنے کی تمیز ہے -

صف شکن - منصف مزاج رحم دل بادشاہوں کو ظلم کے شیطانوں نے مسندِ عدالت سے اتار کر خاک پر ڈالا رحم اور تونگری کے ہمدردوں کو خضر صورت کے رہزنوں نے سینہ چاک کر ڈالا - افسوس جنکی آنکھوں کے اشاروں پر ہم اپنی جان فدا کرنے کو تیار ہیں وہی ظالم ہماری جان لینے کو تیار ہیں -

شمشیر خاں - نہیں جب تک تیرہ ہزار لڑاکوں کے ہاتھ میں تلوار ہے اس وقت تک شاہزادہ کی جان لینا دشوار ہے -

صف شکن - افسوس باپ خود بیٹے کی جان لینے کا طلبگار رہے - کیا کتابِ محبت میں یہی مضمون ہے - اولاد کا حلق اور باپ کا خنجر کیا یہی تماشۂ جذبۂ خون ہے ؎

ظلم جب فرزند کو خود باپ پہنچانے لگے
چشمِ فرزندی نہ کیوں پر خون برسانے لگے
جان کس کے پاس پھر بھیڑیں بچانے جائینگے
ذبح کر کر خود انہیں چرواہا جب کھانے لگے

گر تمہارا نام ۔

شمشیر خاں ۔ فولاد خاں کا غلام پیارے شاہزادہ غم ہرگز نہ کر ۔ دل میں خوف کو جگہ نہ دو ۔ اگر بادشاہ تمہارے جسم کو ذرا بھی ایذا پہنچائیگا تو اسی وقت بہادر فولاد خاں بادشاہ کے جسم کو خاک میں ملا دیگا ۔

(وزیر رکن دین کا مع سپاہیوں کے آنا)

رکن الدین ۔ یہی ہے سپاہیو پکڑ لو اس بدمعاش کو ۔

شمشیر خاں ۔ او نامرد سنبھالو اپنی اپنی لاش کو ۔

(سب کا لڑنا آخر شمشیر خاں کا گرفتار ہونا)

ڈراپ سین

باب دوسرا ۔ پردہ پہلا

دربار شاہی

(تمام درباری امیر وزیر اور رشتہ داروں کا کھڑے ہونا)

(سب کا گانا)

ہستا تو نیارا تو پیارا سبھوں کا جگ سارے ہے واری تجھ پہ ۔ ہستا درباری ہر باری کرتے دعا ۔ سرداری ہتاری ہرداری ہے ساری پھلواری گلکاری ۔

باد صبا جن ملک سبھی ارض فلک سبھی محنت تک سبھی کرتے ثنا سرور تو برتر تو خوشتر تھا تو ہے خدا ۔ [illegible]

پہلا درباری ۔ اسقدر کٹا تا ہے کیوں ذرت چکر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دوسرا درباری ـــــ گو ترے ذرہ کو ہم تابع رخ خورشید حشر
لا الٰی قطرہ کو بتا تی بحر اعظم ہے آسماں
خاک سے الماس نیلم کو نکالے عمر بھر
آگ میں دکھلائے پروانہ مستِ آسماں

تیسرا درباری ـــــ ہفت کشور میں جہاں بانی و شاہی کیجئے
غیب سے پیدا کرے بہتر سے بہتر آسماں
غیر ممکن ہے سلطان خسرو ذی حشم
لا سکے ملک عدم سے بار دیگر آسماں

(خسرو کا آنا)

خسرو - میرے پیارے مصاحبو آج تمہاری تجربہ کار آنکھیں وہ ہیبتناک نظارہ دیکھنے والی ہیں - کہ جس کو دیکھکر آسمان کے فرشتے بھی ہمدردی کے آنسو بہائیں - میں سمجھتا ہوں کہ اس بیہودہ حرکت سے ہر ایک شخص مجھکو خونخوار ظالم تصور کرے گا - مگر نہیں میری رگوں میں شرافت اور بہادری کا سچا خون موجیں مار رہا ہے - اس لئے میں اپنے لختِ جگر کو سچی شرافت خاندانی پر قربان کرونگا -

وزیر دویم - رحم بہادر بادشاہ رحم -

خسرو - نیک خیر دار کیا اس شخص پر رحم ہو سکتا ہے جو بادشاہ وقت کی نافرمانی کرے - کیا وہ شخص رحم کا امیدوار ہو سکتا ہے - جو سلطنت کے باغی سے ملکر سازش کرے اور ایک مالن کی لڑکی کی محبت کا دم بھرے

وزیر دویم - معاف کر انصاف پسند بادشاہ معاف کر -

خسرو - موذی کو ایذا پہنچانے سے پیشتر اس دنیا سے صاف کر -

وزیر دویم - حضور رحمدل والدین اپنی اولاد کی ناخلفی پر بھی خیال نہیں کرتے - اور اُن کو ہر وقت دعاے نیک سے یاد کرتے ہیں - اُن کی نیک نیتی کا اثر ہے -

خسرو - وہ خوراک جو شکم میں پہنچکر بدہضمی کرے اُس کو کھانے سے پہلے

پھینک دیتے ہیں۔

وزیر دویم۔ حضور عالی ایک مظلوم کے لئے موت کا حکم دینا بہادروں کا شعار نہیں۔

خسرو۔ مگر سانپ کے بچے کو آستین میں پالنا عقلمندوں کا کام نہیں۔

وزیر دویم۔ خداوند نعمت اپنی اولاد کو قتل کرنا ایک قسم کی بدنامی ہے۔

خسرو۔ مگر شرفا کی عزت پر اپنی اولاد کو یا اپنی لخت جگر کو قربان کر دینا ایک طرح کی نیکنامی ہے۔

وزیر دویم۔ حضور عالی جب تک کہ گنجائش ہو تب تک انسان کو لازم ہے کہ اپنے غصے کو تھام لے۔

خسرو۔ مگر والیان ریاست کو بھی چاہئے کہ رحم سے ہی نہیں بلکہ انصاف سے بھی کام لیں۔ لاؤ۔ لاؤ۔ شاہزادہ اور اس کے مددگار ڈاکو کو لاؤ

(سپاہی کا جانا)

وزیر سوم

تم نے ظالم یہ وہ غنچہ ہے جو پھولا پھلا نہیں
غنچہ تو کیا پھول بنکے ابھی تک کھلا نہیں
سچ ہے کہ قسمت سے کسی کا گلا نہیں
اس بیکسی پہ اب بھی اسے آسرا نہیں
کوئی کسی کا بعد فنا آشنا نہیں

(آنا سپاہیوں کا مع قیدیوں کے)

گانا

صف شکن۔ سمجھ پیارے تارا جانی کون سنے یہ غم کی کہانی۔
قطع پر خنجر سے کرنے جو سر چھوڑوں نہ سمجھ کر یہ دل میں ٹھانی۔
عشق میں تیرے در در پھرتا خنجر گردن پر ہے دھرنا۔

وزیر۔ [illegible]

صف شکن۔ [illegible]

[illegible]

خسرو - اے میرے نافرمان بیٹے آج تو اپنے اسی باپ کے سامنے سزا پانے کے لئے آیا ہے جو کل تک تجھکو یہ تخت اور تاج دینے کے لئے طیار تھا - مگر

صف شکن - آج کوئی دم گذرتا ہے کہ میرا سر کٹکر تو قلعہ پر دیوار سے بیگناہ لٹکتا ہوگا اور خاک خون میں ملے ہوئے جسم پر محبت کا فرشتہ کھڑا ہوا آسمان حال سے پکار پکار کر یہ شعر پڑھتا ہوگا ؎

شمع پہ جل کے مرا پروانہ اسکو کہتے ہیں
عاشق معشوق کا یارانہ اسکو کہتے ہیں
مشاق عشق میں دیوانہ اسکو کہتے ہیں
جان دیدے خاطر جانانہ اسکو کہتے ہیں
آفریں اے عشق مردانہ اسکو کہتے ہیں

خسرو - تو کیا ابھی تک تو اس ذلیل لڑکی کی محبت سے باز نہیں آئیگا -

صف شکن - میرے بیرحم باپ ؎

پھرے زمانہ اگر مجھ سے کل جہان پھر جائے
نہ توں سے دل نہ پھرے لاکھ بال سر جائے

خسرو - خیر میں تجھے اور چند لمحے کی مہلت دیتا ہوں کہ شاید تیرا دماغ درست ہو جائے - (شمشیر سے) ہاں بول اے اجل رسیدہ تو کون ہے -

شمشیر - میں اس ملک کی سلطنت کا باشندہ اور اپنی فوج کا بہادر سپاہی ہوں -

خسرو - تیرا دل کیا ہوا کیا ایک سگ الپٹ کو بھی لوگ بہادر کہکر پکارتے ہیں

شمشیر - کیا جو اپنی ظالمانہ کاروائیوں کو پوشیدہ کرنے کے لئے مظلوموں کے حلق پر خنجر پھیرتے ہیں - وہ بھی اپنی زبان سے بہادری کے ڈینگ مارتے ہیں -

خسرو - کیا جو چھپ چھپ کر دوسروں کے ممبروں کو چھیڑا الجھانا چاہیے

ہیں وہ بزدل نہیں کہاتے ہیں -
شمشیر - ایک مظلوم کو سانپ کے پنجے سے چھڑانا کیا یہ رحمدلی نہیں ہے
خسرو - بدمعاش اگر تجھ میں بہادری کا جوش ہوتا یا کچھ بھی عقل و ہوش ہوتا تو آج بے موت اپنی جان نہ کھوتا -
شمشیر - آفتاب اندھوں کے کہنے سے سیاہ نہیں ہو سکتا ہے - بے رحم انسان سلطنت پاکر بادشاہ نہیں ہو سکتا ہے -
خسرو - او بدمعاش اس وقت تک تیری زبان خاموش نہ ہوگی جب تک تیری سوچی ہوئی تجویز تیری زندگی کو گڑھے میں نہ بند کریگی -
شمشیر - ناپاک مردود -
وزیر - چپ -
شمشیر - اپنی نابود ہستی پر اس قدر بھولا ہے - یہ سلطنت کے زعم میں اس قہار کے قہر کو بھولا ہے -
خسرو - جلادے جلاد فوراً اس کے سر تن کو اتار -
شمشیر -
اے فلک تو دیکھ رکھنا اس نئے افتاد کو
اے زمیں غارت تو کردے بانئے بیداد کو
اے خدا دینا خبر اس ظلم کی فولاد کو
جلاد - حضور عالی ذرا غور کیجیئے بار دینا کام خونخوار شیر کا ہے اور جلانا کام انسانی کوشش سے باہر ہے - یہ وہ نامدار ہے کہ جس کا مددگار بیرہ ہزار ڈاکوؤں کا سردار ہے -
(خواجہ سرا کا آنا)
خسرو - چپ کون خواجہ سرا ہے -
خواجہ - حضور عالی ابھی زنانی ڈیوڑھی سے خبر آئی ہے کہ یکایک ملکہ عالم کی طبیعت کچھ بیمار ہوگئی ہے - صرف چند سانسوں کا شمار ہے - اس لئے محل میں حضور کی تشریف آوری کا انتظار ہے -
خسرو - یا الٰہی یہ کیسی تباہی - اچھا سپاہیو قیدیوں کو قید کرو - اجلی رات

اگر اُس نے کل رات تک تارا کی محبت اور اُس نے فولاد خاں کی حمایت نہ چھوڑدی تو قسم ہے مجھکو اُس آسمان قدرت کی کہ جسنے مجھے بادشاہی عطا کی ہے میرے ہاتھ سے رہائی نہ پائینگے - اچھا مصاحبو رخصت - دربار یو دربار برخواست -

(خسرو کا مع خواجہ سرا کے جانا)

باب دوسرا - پردہ دوسرا

راستہ

(تہور جنگ کا آنا)

تہور جنگ - اسلام علیکم - کیڈو کٹی ہو ریم - آئی آئی - ایک تضیع تضیعابد خود را فضیحت دیگرے را نصیحت - میاں تو تمام سپاہیوں کی برائیوں کا مضمون ہر خاص و عام کو سُنا ہیے اور بی بی مسٹر کے قصور سے ساتھ لے بیٹھے رہ رہائی افسوس اگر کا فور کی بی بی سے میری آشنائی نہ ہوتی تو اُس کمبخت کی میرے مکان تک رسائی نہ ہوتی - خیر جی گذشتہ را صلواۃ آئیندہ را احتیاط اب کا فور تو میرے مکان پر آ پہنچا اب میں اُس کے مکان پر جاتا ہوں اور اپنی ہوشیاری کا نقش اُس کے دل پر بٹھاتا ہوں اور بن سکا تو اُس کی بی بی الماس خانم کو بھی اُڑاتا ہوں ہیں یہ کون جواہر خاں فولاد خاں کا حریف -

(سامنے دیکھکر)

کمبخت کیا دبے پیرے آرہا ہے -

(پھر سامنے دیکھکر)

ہاں اور یہ لڑکا کون آرہا ہے - آہا کیا ملیح شکل اور پاک نقشہ ہے آہا - شاید یہ ناپاک اس لڑکے کی تاک میں ہے - اب ذرا آڑ میں

پوشیدہ ہو کر دیکھوں کہ کیا بکواس لگاتا ہے۔
(تارا کا لڑکے کے لباس میں اندر سے گاتے ہوئے آنا)

گانا

تارا۔ پیا پیارے تجھے ڈھونڈوں کہاں کہاں پاؤں رے۔
جب سے گئے پیا درشن نہ دیئو رے عمر بیتی ساری۔ اب کہاں پاؤں رے۔

(جواہر کا آکر چھپ جانا)

زبانی

اب میں دربار میں جاتی ہوں کیونکہ جو خنجر میرے پیارے کا سر تن سے جدا کرے گا وہی مجھ کو بھی اس زندگی کی قید سے [illegible] کرے گا۔

پھٹے تو اس جہان کے ہر دم بھی [illegible]
سب سمجھ رہیگا دہر میں افسوس ہم نہ [illegible]

(جواہر کا سامنے آنا)

[illegible] تم کون۔
جواہر۔ پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو۔
تارا۔ میں ایک آفت رسیدہ غم دیدہ انسان ہوں۔ نیرنگی زمانہ سے حیران ہوں۔ پریشان ہوں لب جان ہوں۔
جواہر۔ تمہارا نام۔
تارا۔ مبتلائے آلام مرزا حسرت ہے میرا نام ہے۔ اس دنیائے دور روزہ میں چند روز سے قیام۔ مگر تمہارا کیا نام ہے۔
جواہر۔ میرا نام تارا کا عاشق ناکام یعنے جواہر خاں۔
تارا۔ اوہ! جواہر خاں سلطنت کا باغی جو کہ بادشاہ کا مجرم ایک خونخوار لٹیرا ہے۔

جواہر - جو تینے کہا وہ درست ہے -
تارا - نادان میرے ہاتھ کی زنانی طاقت کے آگے تیری زبردستی کی تدبیر
بالکل سُست ہے - لے نابکار -
(تارا کا جواہر کو خنجر مارنا جواہر کا ہاتھ پکڑ لینا)
تھور - باپ رے خنجر خونخوار -
جواہر - اوہو عاشقوں سے بھی خنجر خونخوار کا کھیل -
تھور - یا اللہ یہ عورت ہے یا گوریلیشن کا جرنیل -
جواہر - خیر تو یوں نہ مانے گی -
(جواہر کا زبردستی ہاتھ پکڑنا)
تارا - او خونخوار ظالم خدا سے ڈر - دیکھ ایسا ظلم نہ کر -
(گانا تارا کا)
دور ہو زاتی سو ہے ایسا نہ ستا - مورے ڈگر کھیو کا ہے گیرے پروین
موری چھانڈ دے کلائی - ٹٹ جائے -
جواہر - مو ہنے گردا - ایتو نکتا -
تارا - جا موذی دُور ہو بے حیا -
جواہر - موری جان لے پیاری - کہنا مان سے پیاری -
تارا - جا رے جا رے موذی رے - مُنہ پہ نہیں تھوکوں تیرے -
(تھور جنگ کا ظاہر ہونا)
تھور جنگ - ٹھہر او مردود ہم بھی ہو گئے موجود -
جواہر - ہیں کون ہیں آپ -
تھور - اجی ہم ہیں تمہارے باپ -
جواہر - ابے کون ہے تو - اور ہم کو کس لئے روکتا ہے -
تھور - ڈھ چوہی - کمبخت ہو تیج آئی نیوڑی -
جواہر - کیا -
تھور - ابے اس لڑکی سے ہمارا رشتہ ہے - اس واسطے ہم تجھ کو روکتا ہے

جواہر ۔ تیرا اس سے کیا رشتہ ہے ۔
تہور ۔ اور تیرا اس سے کیا ناتا ہے ۔
جواہر ۔ ابے میں اس کا دلدادہ ہوں ۔
تہور جنگ ۔ اور میں اس کے باپ کا دادا ہوں ۔
جواہر ۔ بس اب زیادہ پاؤں نہ پھیلاؤ ۔ اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھاؤ ۔
تہور جنگ ۔ ہاں اگر آپ کو اپنی بہادری کا کچھ گھمنڈ ہے تو آیئے یہی گو اور یہی میدان ہے ۔ جس کو خدا دے وہ اس لڑکی کو لے ۔
جواہر ۔ تو کیا تو جانے نہ دیگا ۔
تہور ۔ بیشک خیرن تہور جنگ جان دیگا مگر جانے نہ دیگا ۔
تارا ۔ اے نیک شخص تو کیوں میری منحوست میں شامل ہوتا ہے ۔
تہور ۔ جو دوسروں کو مصیبت اور آفت سے چھڑاتا ہے وہی سچا ہمدرد کہاتا ہے ۔
تارا ۔ مگر یہ تو ایک خونخوار ظالم ہے ۔
تہور ۔ تو کیا پروہ ہے ۔ میری ایک ہی جنٹلمین فیث اس کی بہادری کو خاک میں ملا دیگی اور اس کے سارے اکڑ فون بھلا دیگی ۔
جواہر خاں ۔ خیر اگر تو نہیں مانتا تو لے یہ چانٹا ۔
(جواہر کا چانٹا مارنا)
تہور ۔ باپ رے دانتوں کا تو نکل گیا آٹا ۔
جواہر ۔ کیوں اب بتا ۔
تہور ۔ لے جا بے لے جا بیٹے ۔ اسکے ساتھ مجھے بھی لیجا بیٹے ۔
جواہر ۔ [illegible] پکڑ کر چل ادھر [illegible] بدنہاد
تہور ۔ [illegible] تو کیا [illegible] سمجھ لیا ہے ۔
جواہر ۔ کیوں [illegible] چاٹتے کھا [illegible] ۔
تہور جنگ ۔ تو [illegible] ۔
جواہر ۔ [illegible] ۔

تہور - ابے اُلو اس کو ہاتھ لگانے سے پیشتر میں تیرا سر توڑ دونگا -
جواہر - خبر اے مردود تو نہیں مانتا تو دیکھ یہ تلوار -

(تلوار نکال کر)

تہور - ٹھہرو بھائی - بس اس کو میان میں رکھ - بس اسی پر ہے تیری بہادری کا دارومدار کہ جہاں کسی مارنے خاں کا سامنا ہو گیا جھٹ میان سے کھینچ لے تلوار - ہم اس موت کی چھوٹی بہن کو نہیں مانتے ہیں - ہم بہادر ہیں اس لئے بغیر ہتھیار لڑنا جانتے ہیں -
جواہر - اچھا تو تو کشتی کے ذریعہ اپنی طاقت چاہتا ہے آزمانا -
تہور - چہ چہ کیا یہی رہ گیا ہے - دنیا میں بہادری کا یا ناک سے چنے بدن ہزاروں آدمیوں کو اکھوا کا تلچ دکھانا -

جواہر - بھلا بتا تو سہی کہ تو کس بہادری کی لپیٹ میں ہے -
تہور جنگ - ابے ہماری بہادری اس انگریزی فیٹ میں ہے -
جواہر - فیٹ یہ فیٹ کیا بلا ہے -
تہور جنگ - تجھکو نہیں معلوم -
جواہر خاں - نہیں -
تہور جنگ - اس کا دوسرا نام پاجی بھگا رہٹ اور بدمعاشوں کو سیدھا کرنا اس کا روزگار ہے -
جواہر خاں - وہ کیسے -
تہور جنگ - وہ ایسے -

(تہور کا گھونسہ لگانا)

جواہر خاں - ابے ہیں یہ کیا ہوا -
تہور جنگ - ہیں کچھ ہوا ہی نہیں مظلوموں کا بدلا لیا -

(سامنے دیکھ کر)

ہائیں کون رونے کے سپاہی - لو آگے بیٹا تمہاری تباہی - اجی میاں آنا ایک مظلوم کی جان بچانا - اس ظالم کے پنجہ سے چھوڑانا -

جواہر خاں - یا الٰہی یہ کیسی تباہی -

(جواہر کا بھاگ جانا)

تہور جنگ - ابے ٹھہر ابھی جانا کہاں ہے - سو ذاتی آگے تیری تباہی
ابھی میاں پولیس والے آ کر پکڑ لے جائیں گے -

(کافور کا آنا)

کافور - کیا ہے کیا ہے ابے کون تہور -

تہور جنگ - پولیس ہے -

کافور - ابے کیا شور کر رہا تھا -

تہور جنگ - جی بندہ بالکل بے وجہ تمام رو رہا تھا -

کافور - بیٹھئے

تہور جنگ - بیٹھ ایک خونخوار شغال سے تنہا لڑ رہا تھا -

کافور - ابے مفصل کیفیت بیان کر اور اس کی تعریف کر -

تہور جنگ - ابھی خود ہی تعریف کی یہ اچھی توصیف

کافور - کیوں جناب -

تہور جنگ - ابے وحشی جناب نہیں جناب ہیں -

کافور - آپ کا اسم شریف -

تہور - بیکس و نحیف -

کافور - مکان -

تارا - قبر کا ایوان -

کافور - میں سمجھتا ہوں کہ تمہاری عقل میں کچھ فتور ہے -

تارا - جی ضرور - اگر میری عقل میں فتور نہ ہوتا تو مجھ سے یہ قصور نہ ہوتا

کافور تو کیا میں محروم رہوں گا کہ آپ کس عالی خاندان کے نوجوان ہیں

تہور جنگ - اے بیوقوف یہ نوجوان نہیں بلکہ نوجوانی میں نوجوانی -

کافور - کیوں بے مردود -

تہور جنگ - سوائے آپ کے دنیا سے مفقود - کہ ابھی یہ دو ہی ہیں

جن کے عشق میں شاہزادہ صاحب ہونا چاہتے ہیں دُنیا سے نابود -

کافور - تو کیا یہ شاہی مالن کی نور نظر تارا ہیں -

تہور جنگ - جی ہاں یہ وہی عصمت آرا ہیں -

کافور - مگر یہ یہاں کہاں -

تہور جنگ - سنئے حضور - شاید شاہزادہ کی خبر سُنکر دربار شاہی میں جا رہی تھیں کہ راستہ میں ڈاکو جواہر خاں کو مل گئیں - وہ انکے ستانے پر آمادہ ہوا - میں نے بھی آئی مدد کی اور اُس کا مقابلہ - جس وقت میں نے کیا ارادہ تو وہ بنگیا اُنکے باپ کا داد اگر افسوس کہ وقت جنگ وہ ایک ہی انگ پڑ ہی فیسٹ میں بھاگا - اب آپ اُن کو عزت کے ساتھ دربار میں لیجائیں - اور بندہ فولاد خاں کی تلاش میں جاتا ہے -

کافور - اے محترزادی تو میرے ہمراہ تشریف لائیے -

تہور جنگ - ہاں جائیے رنج دھوکر اُنکے ساتھ جائیے -

گانا

تارا - خنجر دل بر پر ہے عاشق مضطر بھی لرزہ تم بن دلبر جی ترسے -

کافور - دھیر دھر وہ ہیر دھر و جتوشہ آدا س جاؤ پاؤ من کی آس -

تہور جنگ - جاؤں میں فولاد کے پاس نہ سمجھ کر دِل حیران -

(ایک طرف تہور جنگ دوسری طرف تارا و کافور کا جانا)

پردہ

باب دوسرا - پردہ تیسرا

پہاڑ

(شاہزادہ فیروز کا پہاڑی سے نکل کر آنا)

پہاڑ ڈاکو - تعجب ہے کہ [illegible]

گر ابھی تک جواہر خاں کا کہیں پتہ نہیں -
دوسرا ڈاکو - جی ہاں - جب محبت کی آگ خانہ دل میں بھڑکتی ہے تو ساری بہادری کو خاک کر دیتی ہے - دیکھئے ہمارے سردار تارا کی تلاش میں ہیں خوار زار اور دشمن ہمارے مقابلہ پر ہیں طیار -
پہلا ڈاکو - ہاں کیا وہ توپیں جو ہم کو شاہی خزانہ سے دستیاب ہوئی ہیں انکا کیا انتظام کیا -
دوسرا ڈاکو - وہ اوّل ہی صحرائے مغربی میں پہنچادی گئیں - رہیں تو ان جاسوس)

(جاسوس کا آنا)

جاسوس - جناب ہوشیار ہو جائیے -
پہلا ڈاکو - کیوں خیر ہے - کیوں ہمت پست ہو گئی
جاسوس - جناب بیداد خاں کپتان درجہ دویم کی فوج کو شکست ہو گئی اور ہمارا توپ خانہ بھی چھین گیا -
پہلا ڈاکو - اور فوج کی کیا حالت ہے -
جاسوس - ابھی حضرت آزاد خاں پہلے ہی حملہ میں مارا گیا اور شداد خاں بھی سرمیدان میں آ مارا گیا -
اب ضیاد خاں بہادری و استقلال کے ساتھ باقاعدہ پیچھے ہٹتے چلے آتے ہیں -
پہلا ڈاکو - پناہ ہے اسے بہادر و دشمن کو میدان میں روکنا چاہیے - موذی کو ابتدا ہی نے کے پہلے روکنا چاہئے -
تیسرا ڈاکو - مگر حضور جواہر خاں کے نہ ہونے سے ہماری فوج کی شکست سبب وجہ یہ ہے کہ فولاد خاں کے آگے ہماری ہمت پست ہے -
چوتھا ڈاکو - اب ہم لوگوں کی یہی تدبیر ہونا چاہئے کہ جواہر خاں کے آنے تک گوشہ گیر ہونا چاہئے -
پانچواں ڈاکو - بیشک جناب آپکی رائے درست ہے -

تیسرا ڈاکو - میرا بھی یہی خیال ہے آپکی رائے چست ہے -
پہلا ڈاکو - کیا موم پگھلے ۔ شعلۂ شمشیر کے آگے لعنت ہے ایسی بے تڑی ہے
کیا اگر جواہر خاں ہماری فوج میں موجود نہ ہوتا تو ہماری تلوار وں کے
جھرمٹ سے دشمن نابود ہوتا -
(جواہر خاں کا آنا)
جواہر خاں - بیشک نابود ہوتا جس شہ سوار کے مددگار ایسے خونخوار
بہادر مرد جرّار ہیں سرکارزار پر فوج دشمن کیوں نہ ہو فرار (دیکھکر)
کو ا - ہو فولادی فوج کا سپہ سالاد - بہادر و ہوشیار -
(فولاد کا اپنی فوج کے ہمراہ آنا)
سب - ہوشیار -
فولاد خاں - ہاں اے بہادروان چند مردوں کو بھی گرفتار کر لو -
پہلا - تم کون -
فولاد - تمہاری جان کا جلاد -
دوسرا - تمہارا نام -
فولاد - تمہاری روح کا صیّاد -
جواہر خاں - اے نابکار کون تو ہے بہادروں کی جان کا جلاد - کیا تجھکو
معلوم نہیں اکدم زمین سے خون کا دریا بہا لاؤں ۔ گھونسہ سے
سنگ حریف کا بھیجا نکال لاؤں -
فولاد - اے نابکار ناشئے بیداد کیا تجھکو نہیں معلوم فولاد خاں کی تیغ
میں کس قدر روانی ہے - تڑپ کر روح تیری جسم سے یوں نکلے کہ تیغ
سے بھی ایک آواز صدائے آفریں نکلے -
(جواہر اور فولاد کا لڑتا ۔ تہور کا آنا)
تہور جنگ - باپ رے یہاں تو پہلے ہی سے جوتا اچھل رہا ہے -
(جواہر کا فولاد کو زیر کرنا)
جواہر خاں - اب تو تیری بہادری کا دوالہ جاتا رہا -

فولاد خاں - وائے ناکامی کہ سارا حوصلہ جاتا رہا -

جواہر خاں اگر تو مجھ کو ہلاک کریگا تو ایک نہ ایک دن میرا فرزند تجھکو ماریگا اور تیرا سینہ چاک کریگا -

جواہر خاں - جب تک تیری روح آواز کی شکل بنکر تیرے فرزند کے کانوں تک پہنچے گی - تب تک تیرا جسم خاک میں ملجائے گا - اور تیری روح عالم بالا کی سیر کریگی -

فولاد خاں - حیف بے وقت چلا تیر قضا کا ناگاہ
جی کا جی ہی میں رہا یہ میرا ارماں دل کا

(تہور کا جواہر خاں کو گولی مارنا)

جواہر خاں - آہ گولی گولی لگی - میرا زانو بیکار ہوا -

فولاد خاں - دور تیرا گیا اب وقت ہے بدکار میرا -

(فولاد کا جواہر کے سینہ پر سوار ہونا)

(تہور کا آنا)

تہور جنگ - ہیں ہیں -

(ڈاکوؤں کا تہور کو پکڑ لینا)

فولاد خاں - تو کون -

تہور جنگ - صف شکن کا غلام وفادار -

فولاد خاں - مگر تیرا نام -

تہور جنگ - جنرل تہور جنگ افواج شاہی کا سپہ سالار -

فولاد خاں - معلوم ہوا کہ تو خسرو شاہ کا جاسوس ہے -

تہور جنگ - اجی جاسوس کون منحوس ہے -

فولاد خاں - تو -

تہور جنگ - ذرا اس طرف کان لائیے اور میری ایک بات ملاحظہ فرمائیے -

(کان میں کہتا ہے)

فولاد خاں - ہاں

بہادر جنگ - جی ہاں -

فولاد خاں - بہادر و چھوڑ دو -

(بہادر کا رہا ہونا)

اے بہادر و میدان جنگ میں کس قدر سپاہی ہیں طیار -

ڈاکو - کچھ کم بیس ہزار -

فولاد خاں - اچھا ان کو حکم دو کہ شہر سیتا کی طرف کوچ کریں -

ڈاکو - بہت خوب -

(سب کا جانا)

فولاد خاں - (جواہر سے) ہوں آپ تو کیا کہنا چاہتا تھے -

جواہر خاں - میں تجھ سے رحم کی درخواست نہیں کرتا تیرا دل جس بات کو چاہے اور جس میں تیرا فائدہ ہو - اگر تو بہادر ہے تو مجھے رہا کر - اگر تو صیاد ہے تو مجھ کو صید کر - اگر تو قصائی ہے تو مجھ کو ذبح کر - اگر تو رحمدل ہے تو مجھکو آزاد کر -

فولاد خاں - جا میں تجھکو آزاد کرتا ہوں -

(ایک طرف جواہر خاں کا جانا اور اُس طرف فولاد خاں کا مع اپنی فوج کے جانا)

(پردہ)

باب دوسرا - پردہ چوتھا

محل کا فور

(ایک [illegible] الماس [illegible])

[illegible] الماس

الماس۔ بنتی کر سمجھا یوں رے مان پیا۔ ترسانا۔ غم کھانا دل جلانا جیسی کبھی نہیں پایوں رے جنم کی بیرن سوئن ہمری۔
جس کے پالے پڑے پیا پیارے۔ بہار کے دن ایسے گذارے یوں ہے جوبن گنوایو رے۔

زبانی

قسمت کی گردش نصیب کا پھیر ہے۔ یہ بھی ایک عجیب اندھیر ہے کہ قسمت نے ایک ایسے بے وفا شوہر کی اطاعت میں پھنسایا ہے کہ جس نے مجھ کو محتاج کر کے سب روپیہ رنڈی بازی اور بازاری بیواؤں کو کھلایا ہے۔ ہائے میرا یہ سنگار میرے جوبن کی بہار۔ ہائے یہ جوانی کا سن۔ امیدوں کے دن یہ چاندنی رات موسم برسات کوئی سنگ نہ ساتھ افسوس کی بات۔ میاں کے ارمان تو غیر عورتوں سے نکلتے ہیں اور ہم ہزاروں تمنا بلکہ لاکھوں امیدوں کو پہلو میں لئے ہوئے تمام شب بے قراری کی کروٹیں بدلتے ہیں ایاز ارے او ایاز۔

(ایاز نوکر کا آنا)

ایاز۔ جی بندہ نواز۔
الماس۔ کیوں رے موئے زبان دراز ناپاک پھیرہی مذاق۔
ایاز۔ اجی بیگم صاحبہ خدا کرے جو مذاق کرے وہ جوان کا جوان مرے۔
الماس۔ دور موئے لنگور میری طرف تو کیا دیکھتا ہے گھور گھور۔
ایاز۔ تو کیا میں آنکھیں پھوڑ دوں۔
الماس۔ چل ہٹ موئے اچھے ہوتے سوتوں کے دیا کے آنکھیں پھوڑ موئے بلیں اور دیکھو ہمارا ملازم ہو کر ہمیں سے زبان درازی۔
ایاز۔ باپ رے یہ عورت ہے یا آتش بازی تو سرکار اس میں خفا ہونے کی کونسی بات ہے۔ وا نئے بھاڑ کا رقعہ۔

(رقعہ دیتا ہے)

الماس - رقعہ یا یار الہیٰ نہ کوئی میرا باپ نہ بھائی - پھر یہ چٹھی کہاں سے آئی (پڑھتا ہے) شایاں دلربائی - اس وقت میں کسی ضروری کام کے لئے میدان کسپیتا میں جاتا ہوں اور کل اگر خدا نے چاہا تو بیس بجکر دو بیس منٹ پر آؤنگا اور تجھکو مسٹر کافور کی بیوفائیاں دکھاؤں گا - والسلام تحنتی تمام -

(راقم بہور جنگ)

ایاز - کیوں بیگم یہ تہور گنج کس کمبخت کا نام ہے -

الماس - تجھکو ان باتوں سے کیا کام ہے -

ایاز - نہیں نہیں خط دیتے وقت اس نے مجھ سے کہا تھا کہ الماس خانم میری ہمشیرہ عالی مقام ہے -

الماس - نہیں نہیں در اصل وہ میرے شوہر کا ملازم تھا -

ایاز - اجی ملازم تھا جب تھا - اب تو آپ کا بندہ بے دام ہے - سچ ہے یا شوہر بازاروں کی خاک اڑا آئے - بی بی غیر سے دل لگائے -

الماس - خدا گواہ ہے جب میرا دل تنہائی اور بیکسی سے گھبراتا ہے تو زبان دل سے یہ شعر سناتا ہے ؎

بیکار دیکھ نالہ یہ شام و سحر گئے
ہم وہ شجر ہیں جو باغ سے بے ثمر گئے
حسرت کا خون ہوگیا ارمان مر گئے
اکدن نہ سیر باغ کو باہم گذر گئے
ایسے بھی دن بہار کے یونہی گذر گئے

ایاز - اچھا تو تہور جنگ کا تیج کیوں کھیچا جاتے

الماس - ارے وہ بھی مجھ سے محبت بہت چاہتا ہے -

ایاز - اچھا تو یوں فرمائیے کہ تہور گنج سے پہلے ہی ہوگیا گذر

گھسالا کیوں جی - جس طرح ہماری اماں ہم کو پیار کرتی تھی اُسی طرح تم نے تھور گنج کو پیار کیا یا الگ ہی الگ اپنا دل نثار کیا -

الماس - ارے نادان ہیں تو واقعی اوسکی چکنی چپڑی باتوں پر مری -

ایاز - کیوں جی کبھی کبھی آپ کے سر میں درد ہوتا ہے تو آپ فرماتے ہیں کہ میں مرتی ہوں - تھور گنج پر دل آگیا تو آپ فرماتے ہیں کہ میں مرتی ہوں - مگر جنازہ تو ابھی تک نہیں نکلا -

الماس - ارے نادان اس قسم کے مرنے میں جنازہ نہیں نکلتا ہے -

ایاز - تو اس حساب سے میں بھی جوان ہوں صاحب شوکت و شان ہوں - مانا کہ میرا قد چھوٹا ہے مگر پھر بھی آپ کا ابا جان ہوں - آئیے آئیے مجھ سے دل لگائیے - آج سے میں بھی آپ کا عاشق نیم جان ہوں -

الماس - ارے کمبخت جینے کی باتیں کر - جا دیکھ ماما نے باورچی خانہ میں کیا پکایا ہے -

ایاز - کچھ بھی نہیں بیبے خود تین دن سے کچھ نہیں کھایا ہے - آج تو ماما نے فقط آپ کا قیمہ پکایا ہے -

الماس - اچھا ذرا سا لے آ -

(ایاز کا جانا)

لوگوں کے کہنے کا مجھے یقین نہ آیا - اگرچہ ہمسایوں نے بارہا سمجھایا کہ تمہارا میاں رنڈیوں کے مکان پر جاتا ہے اور صدہا روپیہ اُڑاتا ہے - اسلئے تھور وہ موقعہ مجھ کو بچشم خود دکھائیگا اور مردانہ لباس میں رنڈیوں کے مکان پر لے جائیگا -

(ایاز کا آنا)

ایاز - بیگم صاحبہ معاف کیجئے گا قیمہ گر پڑا -

الماس - وہ کیسے -

ایاز - میں قیمہ لیکر آرہا تھا کہ مجھ کو چھت کے پرنالہ کی ٹھوکر لگی - میں قیمہ پر اور قیمہ مجھ پر گر پڑا -

الماس - جانے دے گیا تیرا صدقہ گیا -
ایاز - کیوں نہیں آخر ہم کوئی غیر تو نہیں آپ کے عاشق ہیں عاشق -
الماس - بھلا تو مجھ پر عاشق ہو کر کیا کرے گا -
ایاز - جو کچھ محبت اپنی اماں کے ساتھ کرتے ہیں -
الماس - اچھا ایاز اگر تو کا فوٹو کو رنڈی کے مکان پر دیکھ لے تو کیا کرے
ایاز - منہ مار کے طمانچہ توڑ دوں -
الماس - اچھا ہم تجھے لڑکی بنا بیٹھے تجھے کچھ ناچنا گانا آتا ہے -
ایاز - کیوں نہیں آخر ہم ہیں کون اللہ کے فضل سے قوم کے کنچن ذات کے کتھک کام ایکٹری پیشہ حبیب اللہ کرے نصیب اللہ -
الماس - اچھا تو تو بن لڑکی اور ہیں بنوں لڑکا اور تو رہنے ہمارا نوکر -
ایاز - آسمان بنے زمین اور زمین بنے آسمان - سچ ہے بابا خدا تین چیز کے پھندے سے بچائے اور انکے جال میں نہ لائے - اونٹ کی پکڑ - پانی کا چکر - عورت کا مکر - پھر بھی بیٹا کا فور بیچ گئے تو نصیب کے سکندر - چلو مائی ڈیر -
الماس - چلو ہاں چلو - وقت کیا ہوا -
ایاز - اجی وہی پانچ بجکے پینسٹھ منٹ -
(دونوں کا جانا)
پردہ

باب دوسرا - پردہ پانچواں

طوائف کا مکان

(مریم جان کا اپنے حسن کی تعریف کرتے ہوئے آنا)
مریم جان - مریم ہے میرا نام ریاض میرا ایار

اور شکل میری جو دیکھ کے ہر شخص ہو نثار
مشکل تمہیں دکھڑیں پھرتے ہیں ہر دم خوار و زار
ایک نظر بھی دیکھ لے جو حسن کی میرے بہار
بوالہوس حرص دلوں کا دین اور ایمان ہوں
سچ جو لو پوچھو مجھ سے تو ہیں عاشقوں کی غارت جان ہوں

(پیر بخش اور تاج دین کا آنا)

چاند ۔ بی مریم جان سلام ۔
مریم جان ۔ آئیے آئیے شب نام ۔
بابک ۔ اجی بی صاحبہ میں بھی سلام کا پابند ہو بندگی کے کیس میں بند کر کے آداب کی ریل گاڑی میں دھر کر کورنش کا انجن لگا کر حضور کے دل کے پلیٹ فارم پر بذریعہ سپیشل لڑکاتا ہوں ۔
مریم جان ۔ واہ رے موئے سودائی ۔
بابک ۔ ابھی سے سیری مائی ۔ اجی بی مریم جان کوئی وحشت ہے ابھی سے سودائیوں کی کیا ضرورت ہے ۔ جس دن خدا ہمارے میاں کو وہ دن دکھائیگا تو بندہ نثو کیا ہزار دانیاں بالا لائیگا اور خود بھی گائے گا ۔
بوبک ۔ اسلام علیکم ۔
سب ۔ وعلیکم السلام ۔
چاند ۔ اے قبلہ تشریف لائیے ۔
بوبک ۔ جی ہاں بازار گیا تھا اور وہاں سے تھوڑے آلو لایا ہوں ۔
چاند ۔ چلو چھٹی ہوئی بھینس کے آگے روئیے اپنے دیدے کھوئیے
مریم جان ۔ اجی یہ ذرا اونچا سنتے ہیں ۔
چاند ۔ جی ہاں ۔ میں نہیں جانتا ہوں ۔
بوبک ۔ اور ابتو میں بھی یہی کہونگا کہ میں انہیں پہچانتا ہوں ۔
چاند ۔ کہئے حضرت مکا نپر تو سب اچھے ہیں ۔
بوبک ۔ جی ہاں سستے مل گئے سب اچھے ہیں ۔

چاند - اور بال بچہ کیسے ہیں -
بو بک - کون اتنی دردسری کرے سب کمبختوں کا برتہ بناؤنگا -
بالک - اور آپ دنیا سے کب غارت ہونگے -
بو بک - جی ہاں انہیں کے پاس رہتا ہوں -
بالک - اچھا لعنت ہے جناب انکے روبرو بی صاحبہ سارنگی کے ساتھ
تان لگاتی ہیں یا بگل کے ساتھ گاتی ہیں - کیوں حضرت -
بو بک - زہین -
بالک - اب کیا جواب دوں -
بو بک - اماں لو -
بالک - بس حضرت مجھے تو معاف کیجئے - اگر آپ کو کچھ دینا دلانا ہے
تو بی مریم جان یا ہمارے میاں کو دیجئے -
بو بک - ماں کو کہو -
بالک - کیا خاک کہوں یہاں تو دم بھول گیا - اس نرالی عزت کو دیکھکر
سب کہنا سہنا بھول گیا -
چاند - اجی حضرت وہ یہ کہتا ہے کہ بال بچہ تو اچھے ہیں -
بالک - جی ہاں اسی سال کے ہیں ذرا کچے ہیں -
چاند - بادحشت حضرت میرا یہ مطلب نہیں - میں عرض کرتا ہوں - خیر
بال بچہ تو اچھے ہیں -
بو بک - آپ کو بات کرنے کی تمیز ہے - آپ جانتے ہیں کہ تمیز کیا چیز ہے
ارے میاں ہم نقلی جنٹلمین ہیں - یوں کہیے کہ بابا لوگ اچھے ہیں -
چاند - اچھا یہ تو فرمائیے کہ اصلی جنٹلمین کون اور نقلی کون -
بو بک - اجی اصلی تو وہ کہ جنکو خدا نے جنٹلمین بنایا اور دولت و
لیاقت عطا فرمائی اور نقلی وہ کہ جیسے تم رنڈی بنیں والے اور
اماں جیسی بہنا ہے جس وقت انکے جیو توف دل میں نئی روشنی کا
خیال آیا تو انہوں نے اپنی فیڈی کا لہنگا اور پایڑکا دوپٹہ بیچکر

کوٹ پتلون بنایا - جس وقت وہ پہن لیا - پتلون اور دگلہ تو ایسا معلوم ہونے لگا جیسے سو بگلوں میں ایک کوا -

بانک - مگر حضور جب ایسے ایسے جنٹلمینوں نے پھٹی ہوئی قمیص میں کالر لگایا اور ساتھ ہی ٹکٹائی لگائی تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے صاحبان انگریز کے نائی -

چاند - جناب آپ کی اسپیچ تو قدر کے لائق ہے - بہتر تو یہ ہے کہ چند معزز صاحبان کی سفارش کی کوشش کر کے میونسپل کمیٹی کے ممبر بنجائیے -

بو بانک - بھائی اس کام کے لئے فولاد کا دل اور لوہے کا سینہ درکار ہے اگر ہم جیسے ممبر بن جائیں تو فوراً امزاج بگڑ جائے -

چاند - وہ کیسی -

بو بانک - وہ ایسے جب ہم ممبر تھے اور بہرا نے آکر خبر دی - کہ حضور گلی کے باہر ایک لاوارث مردہ کی لاش پڑی ہے - اس کی تو خبر لو ہمنے فوراً منہ میں چرٹ دبایا اور کہدیا کہ - آئی ڈونٹ نو -

چاند - خیر جی اس جھگڑے کو جانے دو - اور اپنے میراسیوں کو بلاؤ -

مریم جان - اجی استاد جی -

(استاد جی کا آنا)

استاد - جی ہائی جی -

مریم جان - اجی واہ جی واہ ایک تو حضور گاہ بگاہ تشریف لاتے ہیں اسپر کبھی ان داڑھے بچوں کے مزاج نہیں پائے جاتے ہیں -

استاد - ہاں جی صاحبہ ذرا افیون کی فکر میں ہوں تھوڑی سے دماغ بگڑ رہا ہے صبح کی کھائی ہوئی افیون کا نشہ اتر رہا تھا -

بانک - لیجیے حضور کے آتے ہی خاں صاحب کا دماغ بگڑ گیا - جہاں کسی تماشبین کی شکل دیکھی اور ان کا نشہ اتر گیا -

استاد - خدا سلامت رکھے ہمیں بھی ایسے ہی شریفوں کا آسرا ہے -

چاند - ہاں استاد جی تمہیں بھی انعام ملیگا دیگا -

پاپک - اور اس میں سے بھی بنارہ چو تھائی پائے گا۔
اُستاد - کیا آپ کوئی ڈیرہ دار ہیں -
بوبک - نہیں آپ کے باپ نہیں -

(مریم کا گانا)

ماروں گی نیناں بان بچے رہو -
کاہیکو تیرے باغ اغنچہ ہم کو بتا ہو نالیاں -
کاہیکو تیرے محل دو محلے ہم کو بتا ٹوٹا جھپیاں -

بوبک - اررررررر -

(درد ہوتا ہے)

پاپک - کیا ہوا کیا ہوا -
بوبک - ارے بھائی ان بی صاحب کا ناچ دیکھ کر مجھے اپنی تائی کی تصویر یاد آتی ہے -
پاپک - کیا وہ بھی ایسی ہی ناچتی تھی -
بوبک - آہیں -
پاپک - لعنت ہے -

(گانا مریم جان کا)

مریم جان - ماروں گی نیناں بان بچے رہیو -
کاہیکو تیرے محل دو محلے ہم کو بتا ٹوٹا جھپیاں -
پاپک - واہ واہ کیا گانا گایا گویا بدبوالی کا منتر بتایا -

(کافور کا آنا پوپک کا جانا)

کافور - اسلام علیکم -
سب - وعلیکم السلام -
مریم جان - آئیے آئیے خوش آمدی وشما آمدی سر سرا آمدی شما آمدی ہے
آپ کیا آئے میرے گھر یا وحشت آگئی
باغ میں گویا نئی صورت کی زینت آگئی

استاد سے باغ میں گویا نئی صورت کی رنگت آگئی
آپ کیا آئے ہمارے گھر میں دولت آگئی

مالک - واہ بیٹا کہی تو اپنے مطلب ہی کی کہی -
کافور - اے ڈھیپا بچی دروازہ بند کر آ -
ڈھپیا بچی - بہت اچھا حضور -

(تہور کا اندر سے آواز دینا)

تہور - اجی دروازہ کھلوا دیجیے -
استاد - اجی کون ہو پہلے اپنا نام تو بتا دیجیے -
تہور - اجی ہم ہیں مرزا شیخ تہور علی خان بہادر -
کافور - ہائے ہائے یہ تو تہور ہے -
مریم جان - مگر یہ یہاں کیونکر آیا ہے -
کافور - نہیں معلوم نگوڑے نے کیا اس کا باپ مارا ہے شاید میری فضیحتی کرنے کے لئے کسی امیر کو ساتھ لایا ہے - خدا کے لئے مجھے تو کہیں چھپا دیجئے -
استاد - آپ اس قدر نہ گھبرائیے - ایک تدبیر ایسی ہے میرے پاس کہ آپ یہاں بیٹھے ہوئے سب کو دیکھیں اور آپ کو کوئی نہ دیکھے -
کافور - استاد اگر ایسی تدبیر ہے تو اس سے کیا بہتر ہے -
استاد - اجی تدبیر تو ایک سے ایک بڑھکر ہے - آپ ذرا ٹھہریے -

(استاد کا جانا)

تہور - اجی بی صاحب کیا دروازہ کھولنے والے کے ہاتھ پیروں کو کیا لقوہ مار گیا ہے -
مریم جان - اجی آتے ہیں -
تہور - اجی آتے ہیں تو اپنے گلے میں ڈالو - اور جھٹ پٹ دروازہ کھول ڈالو -

(استاد کا ڈاڑھی اور سارنگی لیکر آنا)

اُستاد - لیجئے حضور -
مریم جان - اب مسٹر کافور بھی بنتے ہیں لنگور -
کافور - کیا فرضی ڈاڑھی اور بال -
اُستاد - اجی حضرت میرے باپ نے بچپن میں ڈانک کی نوکری کرلی تھی
یہ اُنہیں کی میراث ہیں مجھے تحفہ ملا ہے لیجئے -
کافور - کیا سارنگی -
اُستاد - ہاں -
کافور - ہائے رے دُنیا کی نیرنگی

جو عاشق ہیں ہمیشہ موردِ بیداد بنتے ہیں
کبھی بنتے مچھندر اور کبھی اُستاد بنتے ہیں
(کافور کا چلے جانا اور تھور کا آنا)

تھور - اسلام علیکم -
سب - وعلیکم السلام -
الماس - یہ بوڑھا میرا سی سلام کا جواب کیوں نہیں دیتا -
تھور - اس کی زبان کو لقوہ مار گیا ہے -
ایاز - اجی اُستاد جی بن گدھے -
کافور - ارے اُستاد کے بچے اب کیا کہوں -
اُستاد - اللہ سلامت رکھے -
کافور - اللہ سلامت رکھے -
مریم جان - اجے یہ نوکر ہوئے ہیں -
کافور - اللہ سلامت رکھے -
تھور - اُستاد ستارا سر میرے جوتے کو بُلا رہا ہے -
کافور - اللہ سلامت رکھے -
الماس - اور تمہارا سر کھجا رہا ہے -

کافور۔ اللہ سلامت رکھے۔

مریم جان۔ ہاں آپ کی کچھ تعریف۔

کافور۔ اللہ سلامت رکھے۔

تہور۔ آپ کا نام اوجاڑ جان ہے۔ اور آپ ہمارے آقا انجنیر بخش کی معشوقہ ہیں معشوقہ۔

کافور۔ اللہ سلامت رکھے۔

تہور۔ چپ رہو جی استاد ایک روپیہ کی افیون تولا ییے۔ شاید استاد کا نشہ اتر گیا ہے۔

ڈھسپاچی۔ بہت خوب حضور۔

(جانا افیون لینے)

کافور۔ بیٹا کافور۔ اب بنایا ان لوگوں نے تجھکو پورا لنگور۔

مریم جان۔ ہاں بہن کچھ اپنا کمال تو دکھاؤ۔

ایاز۔ اجی بی بس مجھکو تو معاف فرمایئے۔

کافور۔ ہائے ہائے اس چھچھوندری نے تو مجھکو مار ہی ڈالا۔

تہور۔ کیوں بوڑھے یہ کیا کلمہ منہ سے نکلا۔

کافور۔ کچھ نہیں بھائی۔

(ڈھسپالی کا آنا)

ڈھسپالی لیجیے حضور یہ افیون حاضر ہے۔

تہور۔ ہاں لیجیے استاد یہ افیون کھایئے۔

مریم جان۔ ہاں ہاں کھلایئے کھلایئے۔ اگر یوں نہ کھائیں تو زبردستی کھلایئے۔

کافور۔ ہاں زبردستی کھلایئے اور سیدھا قبرستان پہنچایئے۔

مریم جان۔ ہاں بہن اب تو کچھ سنا ہی دو۔

ایاز۔ خیر اگر آپ کا دل بیقرار ہے تو مجھے کیا انکار ہے۔ ہاں استاد جی سارنگی اٹھایئے۔

کافور۔ ابے استاد کے بچے اب کیا کروں۔
استاد۔ ہاں ہاں بجائیے بجائیے۔
کافور۔ کیا خاک ڈھول بجا کے پھول بجاؤں۔
استاد۔ کوئی نغمہ بجائیے۔
ایاز۔ دیکھیے استاد ہم اتالیق خان خطائی ہیں۔ ذرا ہمیں سنبھال لیجیے گا۔
کافور۔ اللہ سلامت رکھے ہیں ہی ایک امیرزادہ لا جاہ ہوں۔ مگر اس وقت شوقیہ اس پیشہ کرنے اختیار۔ کیا اب آپ فرمائیے کہ میری اور آپ کی عزت بگاڑنے والا وہی پاک پروردگار ہے۔ اس میں کسی کا کیا اختیار ہے۔
ڈھپاپچی۔ اور میں کیا ٹھیک لگاؤں۔
کافور۔ وہی گدھے کی دم۔
ایاز۔ اور میں کیا چیز لگاؤں۔
کافور۔ وہی گندہ بہروپ۔
ایاز۔ اچھا پہلے کوئی نغمہ بجائیے۔
(کافور کا نغمہ بجانا)
ایاز۔ اونہہ بھی بجایا تو بے تال۔
(مارنا)
تہور۔ پاجی کہیں کا یہ سن وسال اور کام ہیں یہ قبیل قال۔
(مارنا)
الماس۔ مردود میری معشوقہ کا ہنر خاک میں ملا دیتا ہے۔
(مارنا)
کافور۔ باپ رے چار ہی جوتوں میں مغز نکل گیا۔
تہور۔ اجی اس پاجی کو ہٹائیے کسی اور میراثی کو بلائیے۔
استاد۔ اللہ سلامت رکھے میں حاضر ہوں۔ ہاں بانی صاحب دیکھیے تو سہی آپ کیسا گاتی ہیں۔

(ایاز کا گانا)

ساؤل بانکی رے بجز موری آگئے - بجز موری آگئے رے بجز موری آگئے رے ساؤل - نا کچھ کہہ گئے نا کچھ سن گئے رے - موہی یا رسے عمر یا میں روگ لگائے گئے رے - ساؤل بانکے رنگیلے ربیلے نکیلے جوان -
ترچھی بجریلے لاگے ہیں بال - ہلے ہلے -

کافور - جان من تیری اس اد نے تو مار ڈالا - یہ تو بتا کہ تجھکو اس بیوقوف لڑکے کی محبت میں کس نے پھنسایا -

ایاز - کیا کہوں میری والدہ پر انکے والد کا کچھ قرض چاہیے تھا - اس لئے میری والدہ نے اس وقت کو اپنے سر سے ٹالا یعنے پانچسو روپیہ کے عوض میں میری زندگی کو ہمیشہ کے لئے انکے ہاتھ بیچڈالا -

کافور - اگر ایسا ہے تو پانچسو کے بدلے پانچہزار مجھ سے لے لیجئے - اور اس مردود کو طلاق دیدیجئے -

تہور - مگر آپ قوم کے میراثی پانچہزار روپیہ کہاں سے لائیگا - اور ان پر قبضہ کس طرح جمائیگا -

کافور - اجی سارنگی کو مارو گولی - جو بات ہونی تھی وہ ہوئی - اور ڈھیا بھی کوچھڈھا دو پھانسی اور الماس خانم کو دکھا دو قید خانہ جھانسی سنبھ تو ایک ہی پھیر ہے -

(داڑھی اور بال آتار دینا)

تہور - ہیئے -

کافور - شاہی فوج کا لا علے جوان -

تہور - جھونٹا -

ایاز - لے جوتہ (مارنا)

کافور - باپ رے سر پھٹا -

الماس - لگا و جوتہ بنا دو آلو - میں تمہیں حکم کرتا ہوں کہ کمبخت پانچسو جوتہ

لگاؤ۔ اور پانچ مرتبہ پانچ پانچ سو لگا کر بھول جاؤ۔

تہور۔ او بھائی اوستاد کار خیر میں دیر نہ لگاؤ۔

کافور۔ خبردار جو آگے قدم بڑھایا۔

تہور جنگ۔ اجی نوکر کا فرض ہے انکا حکم بجا لانا۔

کافور۔ ابے کیا بھول گیا اپنے قدیمی آقا سے کافور کو۔

تہور جنگ۔ کون کافور۔

کافور۔ ہاں اے بے شعور میں ہوں تیرا آقائے قدیمی کافور۔

ایاز۔ تو میں بھی کوئی کنیچی نہیں ہوں۔

کافور۔ تو تو۔

ایاز۔ اجی یہ تو آپ کا نیا ملازم ایاز۔

(رنڈی کا لباس اُتار دینا)

کافور۔ کون ایاز۔

ایاز۔ جی بندہ نواز۔

کافور۔ یا غفور رحیم۔

(الماس کا لباس بدلکر عورت بننا)

الماس۔ اجی اُستاد جی تسلیم۔

کافور۔ کون الماس خانم۔

الماس۔ ہاں اے بلنتے جور ستم میں وہی ہوں تیری بی بی الماس خانم۔ لعنت ہے تیری ذات پر۔ تف ہے تیری اوقات پر۔ آج سے میں فقیروں کی طرح اپنی زندگی بسر کرونگی۔ پیکی پیسا گذر کرونگی۔ در بدر پھرونگی بھوکی پیاسی رہونگی۔ بھیک مانگ کر روٹی کھاؤنگی۔ مگر تجھ مرد ود مردم آزار ناحق شناس کے مکان پر کبھی نہ آؤنگی۔

(رنا ہی ہے)

کافور۔ ٹھہر ٹھہر ارے الماس خانم ٹھہر ارے وفا کی دیوی میرے پچھلے گناہ معاف کر۔ میں توبہ کرتا ہوں قسم کھاتا ہوں۔ آج سے [illegible] کے

مکان سے ایسی نفرت کرونگا۔ کہ قبلہ کی طرف اُنکا مکان ہوگا۔ تو اُس طرف مُنہ کرکے نماز بھی نہیں ادا کرونگا۔ میں اپنے گناہوں سے شرمندہ ہوں۔ معافی کی اُمید پر تیرے قدموں پر سر جھکاتا ہوں۔

الماس۔ اے میرے سرتاج میری عزت برقرار رہ میرا افتخار ہے۔ بندی تیری کنیز اور تابعدار ہے۔

ایاز۔ حضور میں نے جو آپکے جوتے لگائے وہ بھی معاف کیجیے۔ میری طرف سے دل صاف کیجیے۔

تیمور جنگ۔ اور میری طرف سے بھی دل کو صاف کیجیے۔ یعنے مجھکو بھی معاف کیجیے۔

کافور۔ میں نے معاف کیا اور تم لوگوں کی طرف سے دل صاف کیا ؎

کھل گئی دل کی کلی ہر ایک مرجھائی ہوئی
ایسی نادانی کے صدقہ لاکھ دانائی ہوئی

پردہ

باب دوسرا۔ پردہ چھٹا

دربار شاہی

(درباریوں کا دست بستہ کھڑے نظر آنا)

پہلا درباری۔ کیا دنیا کا خون سفید ہوگیا۔ آسمان زمین کے تیر چل رہے ہیں ؎

زمیں کے اوپر فلک کے نیچے بشر نہ ایسے شر سے کھیلے
جلے وہ دل کو رہوں وہ آنکھیں جو کوئی تیر نظر سے کھیلے
کرے محبت سے بس وہ نفرت نہ دل کسی نیمبر سے کھیلے
کرے خضر ہر بشر نہ ہرگز اقتدار الفت جگر سے کھیلے

یہ وہ بلا ہے رحم کا مارا نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

دوسرا درباری ۔ وزارت پناہ کیا آج پھر سر دربار شاہزادہ کا انصاف ہوگا ۔

وزیر دویم ۔ ہاں آج رحم کا خون اور انصاف کا مطلع صاف ہوگا ۔

دوسرا درباری ۔ کیا اس قدرت کی بنائی ہوئی دنیا میں آپ کے سوا کوئی فرشتہ خصلت انسان نہیں ہے ۔ جو اس غریب کی مدد کرے

وزیر دویم ۔ نہیں نہیں آسمان نے اپنی آنکھیں سی لی ہیں ۔ زمین نے اپنے کان بہرے کر لئے ہیں جو اس مظلوم کی فریاد نہیں سن سکتے ہیں ۔ زمین آسمان تک خدا کے مددگار ہیں ۔ خاک بھی اس دل جلے انسان کو اپنی آغوش میں لینے کے لئے تیار ہے ۔

تیسرا درباری ۔ آہا خانان اعظم کی سواری ۔

وزیر دوم ۔ بصد ذلت وخواری ظالم ۔ کتا ۔ خبیث ۔

(فولاد کا فقیر بنکر خسرو کے ساتھ آنا)

خسرو ۔ میرے اچھے مصاحبوں ۔ امیروں ۔ وزیروں جن کا شہرہ مدت سے تمہارے کان سن رہے تھے وہ یہی باکمال ہیں اور یہ سب آپ کے مرید ہیں ۔

فولاد ۔ لفظ کن کے اشارہ سے کیا پیدا جہاں
وہ تو ہی ہے وہ تو ہی ہے وہ تو ہی ہر بیگماں

مرید ۔ حق ہے حق ہے حق ہے ۔

فولاد ۔ ہاں بچہ اپنا کام کر سلطنت کا انتظام کر ۔

خسرو شاہ ۔ ہاں ٹھیک ہے لاؤ لاؤ مجرموں کو اور جلادوں کو بلاؤ ۔

(سپاہی کا جانا)

فولاد ۔ بلبلوں کے لب پہ ہے ایک زمزمہ فریاد کا
یا الہیٰ تو ہی حافظ ہے دل ناشاد کا
بے قفس ہے شور ایک گلشن تک فریاد کا

خوب طوطی بولتا ہے اندنوں صیاد کا

مربلہ - حق ہے حق ہے حق ہے حق ہے۔

(سپاہی کا قیدیوں کو لانا)

خسرو - کیوں رے روسیاہ -

شمشیر - حلق اور شمشیر بے پناہ -

خسرو - یعنے -

شمشیر - مجھے جس بات کے لئے تیرا دل طلبگار ہے ایسے ذلیل الفاظ سے مجھے انکار ہے۔

خسرو - خیر تجھے انکار ہے تو تیری جان لینا کیا دشوار ہے -

فولاد - نادان پہلے اپنے ملک کا کانٹا نکال - پھر کسی دشمن کی کشتی کو دریائے ہلاکت میں ڈال -

خسرو - ٹھیک ہے کیوں اے ناشدنی میرا فرمان منظور ہے یا ابھی تک اس ذلیل لڑکی کی محبت کے نشہ میں چور ہے -

صف شکن - دریائے ذخار کا پانی برف کی طرح جم جائے - آفتاب و مہتاب کی رفتار تھم جائے - پہاڑوں سے آگ کے شعلے نکلنے لگیں مگر زبان کا اقرار ایمان کے ساتھ ہے اور ایمان ہر بشر کی جان کے ساتھ ہے -

خسرو - اے جلاد اس کی کشتی زیست کو دریائے ہلاکت میں ڈال -

(تارا کا آنا)

تارا - ٹھہر اے قدرت کی بنائی ہوئی عمارت کو ڈھانے والے ٹھہر اے اشرف المخلوقات کی تصویر کو مٹانے والے ٹھہر -

خسرو - سبب -

تارا - خدا کا غضب خوف کر اور ڈر کہ عتاب الٰہی بہت جلد انتقام کی صورت اختیار کرنے والا ہے - اور وہ زبردست فرشتہ تجھ کو اور تیری سلطنت کو خاک میں ملانیوالا ہے -

خسرو - پھر -

تارا۔ اس مظلوم انسان کو چھوڑ دے۔
خسرو۔ ہرگز نہیں جب انصاف کی تلوار میان سے باہر آتی ہے تو بغیر
فیصلہ کے واپس نہیں جاتی ہے۔
تارا۔ مگر رحم کے ساتھ انصاف کا ہونا ضرور ہے۔
خسرو۔ رحم اور انصاف شب ماہ اور ظلمات آگ اور بارود کا ساتھ ہے
تارا۔ نہیں نہیں عالم اگرچہ باعمل نہ ہو تو اس سے جاہل بہتر ہے۔ بہادر
باہمت نہ ہو تو اس سے بزدل سے بہتر بادشاہوں میں اگر رحم کی صفت نہ
ہو تو اس سے سنگدل قاتل بہتر۔
خسرو۔ او شامت زدہ لڑکے معلوم ہوتا ہے کہ تو بھی اپنی زندگی سے بیزار
ہے۔
تارا۔ او ظالم بادشاہ یہ زندگی ناپائدار ہے۔ اگر تو دنیا میں عزت اور آخرت
میں سرخروئی حاصل نجات کا طلبگار ہے تو قابل رحم انسانوں پر
رحم کر۔
خسرو۔ اے نادان لڑکے اگر میری زبان ہلگئی تو تیری ہستی خاک میں ملجائیگی
تارا۔ آہ خاک میں ملکر بھی میری قبر کی خاک ہوا کے ذرّوں میں شامل ہوکر
تیرے دامن سے لپٹیگی اور زبان حال سے سنائیگی کہ
یہ وہ ظالم ہے کہ جسنے ایک جہانکو خاک کرڈالا
یہ وہ ہے جس نے مظلوموں کا سینہ چاک کرڈالا
خسرو۔ تعجب ہے کیا زمین آسمان شاہزادہ کے مددگار ہیں۔
تارا۔ ہاں یہ نا سمجھ بیمار لڑکے بھی شاہزادہ کی ہمدردی میں ظالم بدشعار
کی جان لینے کو تیار ہے۔
خسرو۔ قاتل ستم شعار۔
(خسرو کا تارا کو مارنا فولاد کا روکنا)
فولاد۔ خبردار۔
پہلا سپاہی۔ آہ۔

(مرجاتا)

دوسرا۔ اُف۔

(مرجاتا)

فولاد۔ او مردود کیا بھول گیا فولاد خاں کو۔

خسرو۔ میرا فولاد خاں۔

فولاد۔ ہاں تیری جان کا جلاد بہادرو پکڑو اس خبیث کو۔

ڈاکو۔ حضورِ عالی کا مرتبہ دوبالا اس شہر پر بھی ہمارا قبضہ ہوگیا۔

فولاد۔ شکر ہے بول اے شیطانی قوت کی طاقت کو بڑھانے والے اب تیری زندگی کس کے حوالے۔

خسرو۔ رحم بہادر فولاد خاں رحم۔

فولاد۔ او بے رحم جس زمین پر کنواں کھودتا تھا اب اُسی کو پاٹتا ہے جس لطیف چیز پر تھوکتا تھا اب اُس کو چاٹتا ہے۔

خسرو۔ تو کیا واقعی تو میری جان لیگا۔

فولاد۔ بیشک جس سر میں غرور بھرا ہو اُس سر کو جسم خاکی سے دور کرنا چاہیے۔

تارا۔ او لالچ کے کتے دولت کے غلام دیکھ یہ ہے شاہزادہ صف شکن کا انتقام۔

(تارا کا خسرو کو گولی مار دینا)

فولاد۔ او نادان یہ کیا کیا۔

تارا۔ تارا کے نازک ہاتھوں نے اپنے نیاز عاشق کا بدلہ لیا۔

صف شکن۔ کون تارا میری جان میرا ارمان تارا۔

(دونوں کا ملنا)

تارا۔ ہاں اے آسمان محبت کے خورشید عالم آرا میں وہی پھول ہوں جس کی نگہبانی کا سہرا تمہارا

خدا اس آفت میں کب تجھکو گوارا ہوگیا
آج ہوئی امید جینے کا سہارا ہوگیا

صف شکن ۔ نام یوں پستی سے بالاتر ہمارا ہو گیا
جس طرح پانی کنوئیں کی تہ میں تارا ہو گیا

فولاد ۔ میرے پیارے بچو اب فضل خدا سے یہ شادمانی حصول ہوئی۔
میری مراد دلی حصول ہوئی ۔ اس لئے گذشتہ باتوں کا یاد کرنا فضول ہے

جاسوس ۔ حضور وزیر رکن الدین فرار ہو گیا ۔
وزیر درجہ دوئم فوج اپنی باقیماندہ فوج اور جواہر خاں کو معہ اس کی
ہمراہی فوج کے لیکر آیا ہے اور نئی قوت سے میدان سمبھالا ہیں
فولادی فوج سے لڑ رہا ہے ۔

فولاد ۔ ہیں تو کیا رکن الدین فرار ہو گیا ۔

جاسوس ۔ جی ہاں وہ آپ کے ظاہر ہونے سے پہلے بھاگ گیا ۔

فولاد ۔ افسوس ۔

بھاگا وہ دُم دبا کے میری پشت گاہ سے
چھپ کر نکل گیا ہے وہ میری نگاہ سے

زبانی

اے بہادرو اس کی لاش کو عالم فانی میں پہنچاؤ تاکہ یہ بد ذات دُنیا
سے نابود ہو جائے

صف شکن ۔ میرے مربی ۔

فولاد ۔ میرے پیارے بچو اب تھوڑی دیر کے لیے اس ذکر کو چھوڑ دو ۔
اور اپنے نام کا ڈنکا شاہی قلعہ پر بجواؤ ۔ کل ایک دربار مقرر ہوگا ۔
وہیں یہ سب راز سربستہ ظاہر ہوں گے اور وہیں یہ تاج تمہارے زیب سر
ہوگا ۔ پیدا رامشگروں کو بلاؤ ۔

گانا رامشگر

پیارے پیارے ذیجاہ پہ واری بلہاری ۔ گاؤ مبارکباد ۔
نگریا نگریا سجڑیا سنوریا پر ہم سب واریاں ۔

پتھر بر تر سندر من ہر افسر سرور ہو دل شاد۔
تو مرگ سندر پیاری تیرا چندر بدن سرتاج کیا سوہے سوہا جوڑا پیارا
بانک راکھے لاج دشمن متھرو ہو برباد خوش ہو دل ہو کر شاد جگ جگ
متر و رہے راج پیا پیارے۔

(سہیلیوں کا گانا ناچ)

ڈراپ سین

باب تیسرا - پردہ پہلا

جنگل

(سپاہیوں کا شراب پیتے دکھائی دینا)

سب کا گانا

رنگ راگ اڑے ہاں کاگ اڑے ہاں جام - اڑے کباب۔
اڑے دُعا دُعا بھر بھر پیالہ اے ساقی۔
یہاں متم متر کرکے پئیں ہم جم جم کے بدمست نشہ ہیں کر ساقی۔
پہلو میں پری پیکر ہو تو لطف شراب ہو اے ساقی۔
دیتے ہیں مے کا جام آج بھر بھر کر اس آن۔ بلکہ پئیں ہم یہاں
سب دوست اہر آن برانڈی وسکی شیمپن ہونا چین کا ہیں خوش تر
ہو یہاں در ہیں پھر کیا غم۔

پہلا سپاہی۔ شادی کی گھٹا ئیں چھائی ہیں۔ رُت بدلی آج زمانے کی
اک جام پلا دے ساقی ہو خبر تیرے بہکانے کی۔
پائلیاں کی جھنک سے گونج فلک اور تان چلے پر گانے میں۔
گھنگرو کی چھنک پیروں کی دھمک اور سلچ ہو آج ترانہ میں۔

دوسرا سپاہی - ہو خبر دے دم کی ساقی اب کاگ اُڑا دے بوتل کا -
بس آج پلا دے متوارے وعدہ توڑ کر ہم سے کل کا -
آنکھیں ہیں صراحی پر سب کے لئے ہاتھ ہیں ساغر کو چل کا -
ظالم یہ صدائے لب کسی کی ہے دل کے جلانے کا کھٹکا ہے -

(طوائف کا آنا معہ استادوں کے)

جگ کے سرتاج بنے تم وہ یہ کلج رہے کل جگ محتاج - تمری موری
مہاراج بڑے راجن کا راج پڑے بیری یہ کاج چھری آئی ہے آج
والی راکھو تم لاج -

گانا

او دلبر پیارا رے ہیں توری بلہاریاں
مدھوا پیو سورا پیارا رے ہیں توری بلہاریاں -
- کیسا ہے نرالا مورا جھ بنیا - رنگیلا - رسیلا - چھبیلا چمکیلا پیارا پیارا راجہ بنا
مدھ میں بھرے متوارے پیو دلبر جام یہ وان بھر بھر تو ہے آج
پیا پیارا تو سورا بہ چنیز بن محتاج - مدھ نین بھرے متوالا رے -

(جانا)

پہلا سپاہی - چلو یارو چلو ؎
ہمیں دربار شاہی میں بھی اس دم آج جانا ہے
وہاں انعام اپنی فتح فیروزی کا پانا ہے
دوسرا سپاہی ؎ وہاں شادی کی شہرت اور بنا ایک شور غل ہوگا
مگر مستوں کے ہاتھوں میں فقط اک جام مل ہوگا
تیسرا سپاہی ؎ الہیٰ عقد صحن ہوشاد اس دنیا میں محشر تک
خدا رکھے انہیں آباد اس دنیا میں محشر تک

(سب کا جانا)

پردہ

باب تیسرا - پردہ دوسرا

محل شمشیر خاں

(شمشیر خاں کا شراب نوشی کرتے نظر آنا)

(سپاہی کا آنا)

سپاہی - حضور عالی شہنشاہ نے قیدیوں کو آپ کی خدمت میں روانہ فرمایا ہے -

حاضر کرو -

(جواہر خاں اور رکن الدین کا آنا)

سپاہی - بہت خوب -

(آنا)

شمشیر خاں - کون جواہر خاں اور رکن الدولا -

جواہر خاں - اور بھیڑیوں نے شیر کا شکار کیا - گھوڑوں نے فیل مست کا سینہ فگار کیا - جواہر قضا فن شمشیر زنی میں طاق - شہرۂ آفاق فولاد سینہ کی کمزور طاقت اور شمشیر جواہر خاں کی گرفتاری اُف پناہ جناب باری -

شمشیر - قریب المرگ انسان کیا قدرت کی بخشی ہوئی نعمتوں پر اسقدر پھول گیا کہ ایک حباب سے بڑھا اور بال سے باریک زندگی پہ پھول گیا - بول اور کور نمک محسن کش -

رکن الدین - اُف میرا مضطرب روح مجھ میں سمجھتا ہوں کہ میری موت کا فرشتہ ڈاکوؤں کا لباس پہنکر دنیا میں آنمایاں ہو گیا - مگر میں مجبور ہوں کہ رکن الدولا مستقبل اور فہیم آج مجبوری کا شکار ہو گیا -

شمشیر خاں - کیا تو نہیں جانتا تھا کہ تاروں نے دعوی تونگری کیا تو مہ

اپنے مال دولت کے تہ خاک ہوا۔
جواہر۔ دارا نے سکندر کا سر کس لئے اُتارا۔
شمشیر۔ فریدوں نے ضحاک کو کتے کی موت کیوں مارا۔
رکن الدولا۔ مجبوری سے ہر بشر مجبور ہے۔
شمشیر خاں۔ چاہ کنندہ کو کنوئیں میں گرنا ضرور ہے
جواہر خاں۔ کیا تو وہی شمشیر ہے جو کہ فولاد خاں کا تابعدار ہے۔
شمشیر خاں۔ بیشک مجھ پر کرم کردگار ہے۔ بندہ اپنے آقا کا تابعدار ہے
جواہر خاں۔ جو سلطنت فولاد خاں کو میسر ہوئی وہ مجھکو یا میرے ہوا خواہوں کو ملجاتی۔
شمشیر خاں۔ تو مظلوموں کے حلق پر ظلم کی چھری چل جاتی۔
رکن الدولا۔ شمشیر کیا وہ دن بھول گیا۔ جب اس طرح میرے روبرو کھڑا رہتا اور غرور سے بھرا ہوا نہ جھکنے والا سر میرے حضور میں جھکاتا تھا۔
شمشیر خاں۔ بیشک جو کہ کسی بوجھ سے دبکر نہ کسی موت سے ڈر کر ایک مظلوم کی سفارش کے لئے نہ کہ اپنی جان کی خواہش کے لئے اور رنج سے بھرکر قاتل ایک خواستگار رستہ اور شاہی سرکب ریاست بچا ہی اپنی آنکھوں سے خون کا دریا بہاتے۔ اور تجھ کو اور تیرے ظالم اور ظالم بادشاہ کو بسیر مظلوم پر رحم نہ آتے ہے

پلا اک جام اے ساقی کہ دل پُر جوش ہو جائے
وہ ساغر دے کہ مستوں کا بھی دل مدہوش ہو جائے
دکھائی آج کس ساقی نے ہے دریا دلی یارب
کہ مینا سے ہر ایک جھومتے نوش آتا ہے

ہاہاہاہاہاہا۔
جواہر خاں۔ ظالم کتا خبیث تو رکن الدولا اور جواہر خاں کا دل جلاتا ہے جام پر جام اُڑاتا ہے۔ جام کو گردش میں لاتا ہے۔ افسوس افسوس

صدا دورِ دوراں دکھاتا نہیں
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
(ایڈی کانگ کا آنا)

شمشیر۔ کون۔
ایڈی کانگ۔ جناب کا ایڈی کانگ۔
شمشیر۔ آؤ آؤ میرے سچے خیر خواہ آؤ۔
ایڈی کانگ۔ عالیجاہ۔
(خط دینا)
شمشیر۔ پڑھو پڑھو تمہیں پڑھو۔
ایڈی کانگ۔ فنا کے دور میں جو کچھ ہماری زندگانی ہے خدا کا شکر ہے حاصل ہمیں بھی شادمانی ہے۔ نگار اربہار سلطنت کے فدائی بادشاہ کے بھائی شمشیر خاں افواج شاہی کے سپہ سالار خوش خو باش رکن الدولا اور جواہر خاں کی قید تمہارے پاس روانہ کی جاتی ہے۔ کیونکہ تمہاری عزت بڑھانا منظور ہے۔ اس لیے ان کی سزا اور جزا کا تم کو اختیار دیا جاتا ہے۔ سلطنت کا فدائی تمہارا خیر خواہ فولاد خاں۔
شمشیر۔ بول اے بداختر۔
جواہر خاں۔ بے خبر او ڈرادے سر بہادروں کو موت سے ڈراتا ہے شیر کو زنجیروں میں جکڑ کر گیدڑ بھبکیاں دکھاتا ہے۔ آرزو مندوں کو ذلیل الفاظ سناتا ہے۔
رکن الدولا۔ افسوس صد افسوس اگر میں اپنے وقت کی قدر کرتا تو آج کیوں بے موت مرتا ؎

جس کی خواہش کے لئے دہر میں بدکار بنے
ز رکی خواہش تھی جو پھانسی کے سزاوار بنے

ایڈی کانگ۔ میں جانتا ہوں کہ تو اس نظارہ کی تاب نہ لاسکیگا جب تک تجھے کیا حسد سے رنج تھا۔ اس لئے میرا حکم ہے تیری روح کو عالم بالا کی سیر

کرلے گا۔

(گولی مار دیتا)

رکن الدین۔ آہ۔
شمشیر۔ ارے یہ کیا کیا۔
ایڈی کانگ۔ وہ کیا جو ایک وفادار کا فرض تھا۔
جواہر خاں۔ رو بندھے ہوئے شبیر کو۔
ایڈی کانگ۔ نہیں بلکہ ایک مٹی کے ڈھیر کو۔
جواہر خاں۔ ناتجربہ کاری۔
ایڈی کانگ۔ فن سپہ گری کی ہوشیاری۔
جواہر خاں۔ مرد خدا ایک قیراور رکر خالی جو جواہر بھی اس زندگی سے ہو جاتی خالی۔
شمشیر خاں۔ ہرگز نہیں بہادروں کو آزار پہنچانا خلاف شان ہے جواہر خاں اگر اب بھی فولاد خاں کی اطاعت قبول کرے تو قسم ہے فولاد کے شان کی اس قدر اوج پائیگا کہ پہلے مرتبہ کو بھول جائیگا۔
جواہر خاں۔ شمشیر خاں قسمت نے مجھے زیر کیا۔ اب بار بار یہی خیال آتا ہے جو تقدیر دکھائے دیکھیے۔
شمشیر خاں۔ شکر ہے سپاہیو چھوڑ دو۔ ایک صدف کے دو گوہر نایاب۔
جواہر خاں۔ ایک آسمان کے دو آفتاب۔
شمشیر خاں۔ پیارے بھائی جس وقت دربار میں ہر ایک راز اظہار ہوگا تو تو بھی اپنی حرکتوں پر از حد شرمسار ہوگا۔ سپاہیو اس کی لاش کو اٹھالے جاؤ۔ چوبدار رامشنگروں کو بلاؤ۔

(رامشنگروں کا آنا)

گانا

زلفیں ہیں کالی کالی گالوں میں لالی نین ہیں کالے کاری کٹاری
مچل مچل چٹک چٹک مٹک چلت ناگر چال ۔۵

لطفِ شرابِ الفت محفل میں آ رہا ہے
آنکھیں ملا کے کوئی بے خود بنا رہا ہے

سکھی سنگار سنگار کر داسو ہے موتی کا ہار نا چہ سبھی گلے پیاں ڈالو۔
کبھی دکھائی نرالی بہار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ زلفیں ۔

(ناچ گانا جانا)

پردہ

باب تیسرا - پردہ تیسرا

محل کافور

(الماس کا کافور کی بیوفائی کی شکایت کرتے ہوئے آنا)

الماس - گانا -

موری بالی سی پیاری عمریا - کمر باتی پیاریاں واریاں ہائے پیلنے
نہ سکھ دے بنا رے اے پر گھر میو دل کو بھلائی موری سوتی ہے سجنوا
کیسے مناؤں پیا کیسے سمجھاؤں جیا گلیاں نہ سہائے -
جیہرا جلا وے یہ مورا راجہ پیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ موری

زبانی

کون کہتا ہے کہ دنیا میں وفا کا وجود ہے - کون کہہ سکتا ہے کہ
بیوی کی بے وفائی انسان کے دل سے نابود ہے - اے بد گوہر شوہر
سمجھ کر میں تیری پھلانے کے لئے الماس رنڈیوں کے مکان کی ٹھوکریں کھائے
اور تو میری وفاداریوں کو خیال میں نہ لائے - خیر میں بھی وہ بدلہ لوں کہ
عمر بھر یاد کرے

تیرا نا شاد رہے مورو بیداد رہے

وہ عوض میں لوں کہ تجھکو بھی مزہ یاد رہے

(الماس کا جانا)

(تہور جنگ کا آنا)

تہور جنگ - یاروں کا پھندہ گورکھ دھندہ شکر ہے خداوندا آخر میں اپنی تدبیریں کامیاب ہُوا - توبہ توبہ یاروں کی ٹھگکاری اور الماس بیچاری پھرے ماری ماری - اے میرے مرے ہوئے نصیب بیدار ہو ہوشیار رہو اے میرے مضبوط سر تو بھی جوتیاں کھانے کو تیار ہو جا

عشق بازی بت پرستی ہر کسے را کار نیست
لات کی جھاڑو جوتی آبرو در کار نیست

اجی بینے کہاں ہو الماس خانم -

الماس - جی حاضر ہوئے ذی حشم - ذرا ٹھہرئے میرا سنگار بگڑ گیا -

تہور جنگ - اجی جلد تشریف لائیے - میری محبت کا تھرمامیٹر تین سو پچھتر ڈگری چڑھ گیا -

(الماس کا آنا)

الماس - اوہو آئیے آئیے میرے شیدائی -

تہور جنگ - نہیں اے میرے سسرے کی جائی یہ کیا دستور ہے باپ سے بیٹی کو کیا ضرور ہے -

الماس - باپ کو -

تہور جنگ - نہیں آپ کو -

الماس - تو کیا یہاں میرے باپ ہی آتے ہیں -

تہور جنگ - جی نہیں مرزا شیخ تہور علیخاں اپنے دل کا ٹوکرہ محبت کی ٹھیکل پر لاد کر لڑتے ہوئے آتے ہیں -

الماس - ہاں مگر مینے جو رقعہ بھجوایا تھا وہ سب چیزیں کہاں ہیں -

تہور جنگ - ہاں ہاں وہ رقعہ تو موجود ہے مگر اُس میں سے کئی چیزیں میری سمجھ میں نہیں آئیں - آپ پھر فرمائیں بھلا کیا تمیز ہے -

الماس - تین سیر روغن چنبیلی -

تہور جنگ - ارے واہ رے میری البیلی یاروں کو نہ میسر ہو گا گھاٹ اور آپ منگائیں چنبیلی اچھا اچھا دوسرا -

الماس - تین عدد چوڑیاں دو عدد کڑے اور ایک نولکھا ہار -

تہور جنگ - اجی یہ سب چیزیں تو ہیں طیار - مگر مجبوری یہ ہے کہ اب کے سال اُس سنار کو چڑھ گیا بخار -

الماس - اچھا تو ساڑھی اور چولی -

تہور جنگ - جی چولی ساڑھی کو مارو گولی جو بات ہوئی سو ہوئی ساڑھی چولی شریفوں کی پوشاک نہیں -

الماس - اچھا تو بمبئی کا بادامی حلوا تو لاؤ -

تہور جنگ - اجی ہٹاؤ حلوہ کوئی انسان کی خوراک ہے -

الماس - اچھا تو سموسہ -

تہور جنگ - اچھا تو سم کو اڑا دو - باقی مجھ سے لے لو - اچھا پیاری منہ تو دکھاؤ -

الماس - جاؤ جاؤ منہ دھو آؤ -

تہور جنگ - ہاں ہاں پیارے مجھ سے سخت غلطی ہوئی - لیجئے تو منہ بھی بنگیا - اب تو چہرہ دکھائیے اور بغیر سم کے سموسہ کھائیے -

الماس - لیجئے لیجئے سموسہ دلوائیے -

(نقاب ہٹا دینا)

تہور جنگ - ہاں ذرا کان تو اس طرف لائیے - اور ایک بات سماعت فرمائیے -

(بوسہ لینا)

الماس - ہیں یہ کیا -

تہور جنگ - بغیر سم کا موسہ -

الماس - چل [illegible] کیا قدر

نے میرا گال کاٹ کھایا۔

تہور جنگ۔ ارے اماں میرے لڑکے کی ابھی تو میرے ہونٹوں نے آدھا مزہ لیا ہے۔ چلو اب ذرا گلے سے تو لگ جاؤ۔

الماس۔ بس بس اب زیادہ نہ ستاؤ۔

گانا

تہور جنگ۔ گھوڑا اگاڑی باغ وباڑی۔ چولی ساڑھی لے لے جان۔ جاؤ سجاؤ جی تم نہ باتیں بناؤ۔

الماس۔ چولی کو مارو گولی اے میری جان ساڑھی پہنے اناڑی سیہ جان بنوا دو کانوں کی بالی اے میری جان۔

زبانی

تہور جنگ۔ خیر پیاری ایک وقت تو مان جاؤ۔

الماس۔ ارے موئے اگر تو مجھ کو گلے لگائے گا اور اتفاق سے کافور آجائے تو تو اپنی جان کس طرح بچائے۔

تہور جنگ۔ پیاری اگر کافور آجائے گا اور کچھ بل کی لاوے گا تو مجھ سے بچکر کہاں جائیگا۔ بیننے بڑے بڑے بہادروں کو دیکھا ہے بڑے بڑے پہلوانوں کو دیکھا ہے آنے دے اُس آدم کے پٹھے کو اُسے بھی دیکھ لوں گا۔

الماس۔ جی تو خیر۔

تہور جنگ۔ اچھا لو پھر آؤ۔

(تہور جنگ کا الماس کو گلے لگانا۔ کافور کا آنا)

کافور۔ الماس الماس۔

تہور جنگ۔ تیرا ستیاناس۔

کافور۔ یا خدایا یہ میری آنکھوں کو کیا دکھایا۔

تہور جنگ۔ جو پہلے میری آنکھوں نے دیکھا تھا۔

الماس - تہور دیکھ کافور آگیا۔

تہور جنگ - ہاں دیکھ تو رہا ہوں۔

الماس - ارے موئے تو تو گھبرا گیا۔

تہور جنگ - ہاں دیکھ تو رہا ہوں۔

الماس - ارے موئے خوف سے مر کوئی تدبیر کر۔

تہور جنگ - بی بی میں نے صرف دیکھنے کا وعدہ کیا تھا سو دیکھ رہا ہوں اور اب جوتے پڑینگے وہ بھی دیکھ لونگا۔

کافور - ہیں یہ کون بے عزت۔

تہور جنگ - اے بیٹا تہور اب تمہارے سر کی شامت اب باقی تمہارے لئے کوئی مرمت نہ رہیگی بلکہ سال بھر تک حجامت کے لئے ضرورت نہ آئیگی - صفاچٹ کردے گا۔

کافور - بول بے اُلو کے پٹھے - یہ حرکت کیسی - جہنم میں پہنچادوں گا - بُرے کی ایسی تیسی۔

تہور جنگ - ان نینوں کا یہی بسیکھ وہ بھی دیکھ یہ بھی دیکھ۔

... کافور - ابے بھانڈ کے بچے "میں کبت تو نہیں پوچھتا ہوں - یہ بتلا کر تو یہاں کیا کر رہا تھا۔

تہور جنگ - اپنی محبت کا سودا کر رہا تھا۔

کافور - ابے بول اُلو کی دُم گدھا۔

تہور جنگ - گن گن دھاگن گن دھاگن گن دھا۔

کافور - الٰہی خیر یہ تو ڈھپا بھی بنگیا - ابے بول بے حیا۔

تہور جنگ - ساگا ما پا دھانی سا سانی دھا پا ما۔

کافور - ارے یہ تو بالکل پاگل ہوگیا ہے۔

الماس - جی ہاں یہ تو ہوش حواس سے معطل ہوگیا ہے - جب سے آیا ہے یونہی بڑبڑا رہا ہے اور تین گھنٹے سے مجھکو بھی ناحق ستا رہا ہے

کافور - تجھکو اور تین گھنٹے سے ایاز او ایاز۔

(ایاز کا آنا)

ایاز - جی بندہ نواز۔
کافور - ذرا میرا ہنٹر تو لے آ۔
ایاز - کیا کہا بندہ نواز۔
کافور - لیے میرا ہنٹر لے آ بد گوہر۔
ایاز - بہت خوب بندہ پرور۔

(جانا)

تہور جنگ - آئی شامت ؎
درعشق خانہ ویراں دیدم نہ دیدہ بودم

ایاز - لیجئے ہنٹر۔
کافور - بول بے بدگوہر۔
تہور جنگ ؎ پرلش بہ تلکم ماہی میگفت یا الٰہی
مارا بدہ پناہی دیدہ نہ دیدہ بودم

کافور - یوں نہ ملنے گا ارے ایاز۔
ایاز - جی بندہ نواز۔
کافور - تو جا اور جلدی ڈاکٹر بدردین کو بلالا۔
ایاز - اجی وہ تو افیون کے نشہ میں پڑے ہوئے ہونگے یا پاگلوں کی بو سونگھتے ہونگے۔
کافور - کیوں انھیں کسی بیماری نے دبایا۔
ایاز - اجی مینے سنا ہے کہ ان کو دوسری شادی نے پاگل بنایا۔
کافور - چوکیدار - چوکیدار۔
چوکیدار - جی سرکار۔
کافور - چوکیدار - چوکیدار۔
چوکیدار - جی سرکار۔
کافور - ادھر آنا دیکنا۔

چوکیدار - فرمائیے سرکار -
کافور - تو جا اور ڈاکٹر بدردین کو بُلا لا -
چوکیدار - کیا ڈاکٹر بدردین کو؟ اجی وہ تو اپنی نئی بی بی کی بغل میں پڑے سوتے ہونگے یا افیون کی پینک میں صبح سے اُٹھے ہی نہ ہونگے - دوکان پر جاؤں مگر لاؤں کس کو کمپوڈر کو -
کافور - جہاں ہوں سوتے ہوں یا جاگتے انکو لیکر آ -
چوکیدار - بہت خوب -
تہور جنگ - اب ان کمبختوں نے مجھے سولی پر چڑھایا ہے
مرا دردیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد
(ڈاکٹر بدردین کا مع کمپونڈر وڈاڑھی والے کے آنا)
ڈاکٹر بدردین - گوڈ مارننگ ، ہائی نجیبر - فرمائیے کس کام کے لئے یاد فرمایا ہے -
کافور - اس کا کچھ علاج کیجئے -
الماس - دیکھئے اس غریب کا دماغ بگڑ گیا ہے -
(ڈاکٹر بدردین کا الماس کی طرف جانا)
ڈاکٹر - جی ہاں جی ہاں -
کافور - اجی ڈاکٹر صاحب ذرا دور سے بات کیجیے - دور ہی رہیے - اجی جنہیں کہا کہ یہ دیوانہ ہے دیوانہ ذرا سوچکر علاج کرنا -
ڈاکٹر - کچھ مضائقہ نہیں ہے ناک پکڑ کے نبض دیکھنا -
کافور - اجی مر گیا -
ڈاکٹر - میں اسکے دماغ کی نبض دیکھتا ہوں - ہاں میں سمجھا -
کافور - کیا سمجھے آپ -
ڈاکٹر - اس کے دماغ میں سدا اڑ گیا ہے - افیون کی وجہ سے اس کا پیٹ بھی بگڑ گیا ہے -

(ایاز کا آنا)

ایاز۔ جی بندہ نواز۔
کافور۔ ذرا میرا ہنٹر تو لے آ۔
ایاز۔ کیا کہا بندہ نواز۔
کافور۔ ابے میرا ہنٹر لے آ بد گوہر۔
ایاز۔ بہت خوب بندہ پرور۔

(جانا)

تہور جنگ۔ آئی شامت سے
درعشق خانہ ویراں دیدم نہ دیدہ بودم

ایاز۔ لیجئے ہنٹر۔
کافور۔ بول بے بد گوہر
تہور جنگ سے بزنش بہ شکم ماہی میگفت یا الٰہی
مارا بدہ پناہی کہ بدہ نہ دیدہ بودم

کافور۔ یوں نہ ماننے گا ارے ایاز۔
ایاز۔ جی بندہ نواز۔
کافور۔ تو جا اور جلدی ڈاکٹر بدردین کو بلا لا۔
ایاز۔ اجی وہ تو افیون کے نشہ میں پڑے ہوئے ہونگے یا پاگلوں کی بو سونگھتے ہونگے۔
کافور۔ کیوں انھیں کسی بیماری نے دبایا۔
ایاز۔ اجی میں نے سنا ہے کہ ان کو دوسری شادی نے پاگل بنایا۔
کافور۔ چوکیدار۔ چوکیدار۔
چوکیدار۔ جی سرکار۔
کافور۔ چوکیدار۔ چوکیدار۔
چوکیدار۔ جی سرکار۔
کافور۔ ادھر آنا بدکار۔

چوکیدار - فرمائیے سرکار -
کافور - تو جا اور ڈاکٹر بدر دین کو بُلا لا -
چوکیدار - کیا ڈاکٹر بدر دین کو اجی وہ تو اپنی نئی بی بی کی بغل میں پڑے سوتے ہونگے یا افیون کی پینک میں صبح سے اُٹھے ہی نہ ہونگے - دوکان پر جاؤں تو لاؤں کس کو کمپوڈر کو -
کافور - جہاں ہوں سوتے ہوں یا جاگتے انکو لیکر آ -
چوکیدار - بہت خوب -
ٹھور جنگ - اب ان کمبختوں نے مجھے سُولی پر چڑھایا ۔

مرا در دلیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد
وگر دم در کشم ترسم کہ مغزِ استخواں سوزد

(ڈاکٹر بدر دین کا مع کمپونڈر ڈاڑھی والے کے آنا)
ڈاکٹر بدر دین - گوڈ مارننگ مائی ڈیر - فرمائیے کس کام کے لئے یاد فرمایا ہے -
کافور - اس کا کچھ علاج کیجئے -
الماس - دیکھئے اس غریب کا دماغ بگڑ گیا ہے -
(ڈاکٹر بدر دین کا الماس کی طرف جانا)
ڈاکٹر - جی ہاں جی ہاں -
کافور - اجی ڈاکٹر صاحب ذرا دُور سے بات کیجئے - دُور ہی رہئے - اجی بھئے کہا کہ یہ دیوانہ ہے - دیوانہ ذرا سوچکر علاج کرنا -
ڈاکٹر - کچھ مضائقہ نہیں ہے تاک پکڑ کے نبض دیکھنا -
کافور - اجی مر گیا -
ڈاکٹر - میں اسکے دماغ کی نبض دیکھتا ہوں - ہاں میں سمجھا -
کافور - کیا سمجھے آپ -
ڈاکٹر - اس کے دماغ میں سدہ اڑ گیا ہے - افیون کی وجہ سے اس کا پیٹ بھی بگڑ گیا ہے -

کافور۔ بس دہاڑ۔ ابے گدھا۔
ڈاکٹر۔ تمہارا باپ گدھا۔ اچھا ایک رسّی لاؤ لمبی سی ہو۔
کافور۔ ایاز ایک لمبی رسّی لا۔
(ایاز کا رسّی لانا)
ڈاکٹر۔ ایک آدمی اور بُلا بیجے۔
کافور۔ چھنوا او بیٹا چھنوا۔
(چھنوا کا آنا)
چھنوا۔ آبُو باپ رے آپُو کا ہین حکم ہے۔
کافور۔ اس کو باندھیے۔
(باندھنا تہور کو)
ڈاکٹر۔ اب اس کے سر پر اسقدر جوتے لگاؤ کہ خون کے پرنالے جاری
تہور جنگ ؎ زسر بالین من برخیز اے ناداں طبیب
دردمندے عشق را دارو بجز دیدار نیست
ڈاکٹر۔ ہاں اب میں سمجھا اس کے دماغ میں سخت درد ہو رہا ہے۔ ویل
کمپوڈر ویل سبرنگ مائی بوکس۔
(کمپوڈر کا لمبی آرہ لیکر آنا)
کمپوڈر۔ لایا حضور۔
کافور۔ یہ کیا یہ کیا۔
کمپوڈر۔ کچھ نہیں بندہ پرور۔
ڈاکٹر۔ دیوانوں کے مغز پھاڑنے کا نشتر۔
تہور جنگ۔ ستیاناس اجی ڈاکٹر صاحب میرا مغز نہ پھاڑئے سردی
کی وجہ سے گرمی کے ابخرات میرے دماغ کو چڑھ گئے ہیں۔ اس
لئے میں گھڑی بھر کے لئے دیوانہ ہو گیا تھا۔ اب میں اچھا ہوں۔
ڈاکٹر۔ اچھا تو میری فیس۔
کافور۔ ہاں تو اب میں سمجھا جس طرح میں تیرے گھر میں آیا تھا اسی طرح

تو میرے گھر میں آیا۔

تہور جنگ - جی ہاں اور آپ کو آتا ہوا دیکھکر میں نے یہ ڈھنگ بنایا۔

کافور - بدمعاش پاجی بچہ۔

(تہور کو مارنا)

ڈاکٹر - ٹھہرئیے ٹھہرئیے پہلے میری فیس چکا دیجئے۔

کافور - بولی بے بولی۔

ڈاکٹر - بولی تو رہا ہوں میری فیس۔

کافور - بلدرست جی۔

ڈاکٹر - اچھا میں سمجھا دیوانہ کو دیکھکر آپ کا بھی دماغ بگڑ گیا ہے کمپوڈر پکڑو میں انکے فصد کھولوں۔

تہور جنگ - ہاں کھولئے کھولئے اصلی دیوانہ تو یہی ہے۔

ڈاکٹر - ہاں ہاں میں ضرور اسکی فصد کھولوں گا۔

ایاز - تمہاری ڈاکٹری پر لعنت ہے اگر اس کے فصد نہ کھولو۔

ڈاکٹر - اس کی اور اس کے باپ کی۔

ایاز - بلکہ اس کی سات پشت کی۔

ڈاکٹر - پکڑو جی۔

تہور جنگ - ہاں پکڑو دیکھو بھاگتا ہے۔
لیجئے حضور خدا حافظ۔

کافور - ابے کہاں جاتا ہے۔

تہور جنگ - اپنے گھر اور کہاں ان بنیوں کا بہی سیکھ وہ بھی دیکھا - یہ بھی دیکھ۔

(تہور کا جانا)

کافور - ڈاکٹر صاحب یہ لیجئے اپنی فیس اور جائیے۔

ڈاکٹر - ابے ارتم نے تو کوئی معمولی ڈاکٹر خیال کیا ہے۔

(ڈاکٹر کا جانا)

کافور - چلو اُلّو گدا کیوں بی الماس -

الماس - ستیاناس -

کافور - یہ چھپ چھپ کر مزہ اڑانا اور ہمیں پارسائی دکھانا -

الماس - ارے موئے تو تو ہو گیا ہے دیوانہ اول ہی بنے تجھکو کس قدر سمجھایا مگر تیری سمجھ میں نہ آیا -

کافور - اے بدکاروں کے پیشوا اور زناکاروں کی رہبر عورت تجھ پر خدا کی لعنت - کیا تو نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ حرام چیز کھانا بدہضمی کے علاوہ خدا کا بھی گنہگار کہلاتا ہے -

الماس - میرے پیارے شوہر تیرے فاقہ پر حرام چیز بھی کھانا حلال ہوتا ہے - اور مردار چیز کو کھا کر انسان اپنی جان بچاتا ہے -

کافور - جا آج سے میں تجھ سے رشتہ الفت توڑتا ہوں -

الماس - اور مینے بھی آج سے تجھکو اور تیری محبت کو چھوڑ دیا -

(الگ الگ جانا)

پردہ

باب تیسرا - پردہ چوتھا

شاہی دربار

(ناچ گانا)

لاتی ہے صبا پیغام نیا گلشن میں گل کی شادی ہے -

ہر شاخ سجی سب پھول کھلے ہر لب پہ مبارکبادی ہے -

نا چھوم چھوم چھوم چھنہ نہ نہ نہ نہ نہ چھنہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

چھنہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ آن دکھاؤں شان جان سجاؤ گاؤ بجاؤ

تن تنہ نہ نہ تنہ تنہ تان اڑاؤ بادِ صبا چلی کھلی دل کی کلیاں چھل بلیاں کرو چل چل سب رنگ رلیاں ایک چاند ہے ایک تارا ہے کیا جوڑا پیارا پیارا ہے۔

دربار کی سرکاری گھرباری ترناری جگ ساری۔
سرباری ہرناری نیاری بہاری نہاری باد۔

(فولاد سیف شکن اور نارا کا معہ درباریوں کے آنا)

فولاد۔ اے امیران عالیشان اے وزیران صاحب عز و شان اے اہلِ دربار نیک نام ؎

خزاں کا وقت گیا موسم بہار آیا
شراب لطف سے آنکھوں میں بھی خمار آیا

بھلا آپ لوگ بتا سکتے ہیں کہ یہ فتح کس طرح میسر ہوئی۔

وزیر۔ قدرتی انصاف اور انسانی کوشش سے۔

فولاد۔ نہیں نہیں اس زبردست قوت کی مہربانی اور حقداروں کی سفارش سے۔ بھلا تم بتا سکتے ہو کہ میدان سینا میں جو مقبرہ عالیشان ہے وہ کس عالی خاندان کا نشان ہے۔

وزیر۔ حضور عالی سنا جاتا ہے کہ اس تخت تاج کا مالک شہنشاہ اسلم آزادی کی میٹھی نیند میں ہمیشہ کے لئے سو رہا ہے۔

فولاد۔ ابھی دنیا کا یہی خیال ہے۔ مگر اصل یہ حال ہے کہ خسرو شاہ کا اصلی نام شداد خاں تھا۔ عرصہ چوبیس سال کا ہوا کہ اس نے اسلم کو تخت پر سے اتار کر خود خسرو کے نام سے تخت پر بیٹھ گیا اور بعد تخت نشین ہونے کے شاہ اسلم کو جلادوں کے حوالہ کیا اور انکو یہ حکم دیا کہ اسی میدان سینا میں بیچارا زندہ دفن کردو۔ مگر شہنشاہ اسلم نے ایک لعل بے بہا اور چند جواہرات دیکر جلادوں سے اپنی جان بچائی اور جلادوں نے بجائے اسلم کے ایک لاوارث لاش کو دفنایا۔

(چوبدار کا آنا)

چوبدار۔ حضور شمشیر خاں سپہ سالار جواہر خاں قصاق کو اپنے ہمراہ لیکر آتے ہیں۔

فولاد خاں۔ ہاں ہاں لاؤ لاؤ اس وفادار کو لاؤ اور میرے سینہ سے لگاؤ۔

(شمشیر اور جواہر کا آنا)

شمشیر۔ عمر شاہ دراز۔

فولاد۔ شاباش اے سلطنت کے جانباز۔

شمشیر۔ جناب عالی بندہ آج ایک بہادر شیر نر اس تخت کی پناہ اور آپ کی نوازشوں کا خواستگار ہے۔

فولاد خاں۔ آہ وہ سینہ جو فولاد سے زیادہ سخت تھا کیا اس میں خدا کا خوف سما گیا۔

جواہر خاں۔ بہادر فولاد خاں یہ وہ ہاتھ ہے کہ جس نے فیل مست کا دانت توڑ دیا یہ وہ شخص ہے کہ جس کی وحشت سے شیروں نے شیران دشت نے نیستان چھوڑ دیا۔ آج وہی سرکش انسان کتے کی حیثیت سے تیرے روبرو آیا ہے۔ وائے بر حال ما جس وقت میں اس خدا قادر کے دربار میں جاؤں گا تو کونسا منہ لاؤں گا۔ جو اس شہنشاہ دو جہاں کو دکھاؤں گا اس وقت میری روح رحمت الٰہی کے لئے ترستی ہو گی اور میرے چہرہ پر لعنت برستی ہو گی

صف شکن۔ بس کر بہادر جواہر خاں بس کر تیری باتوں سے کلیجہ منہ کو آگیا دل ٹھہر اگیا۔ بہادر جواہر صبح کا بھولا شام کو گھر آجائے تو اس کو بھولا نہیں کہتے ہیں۔

وزیر۔ مگر حضور شہنشاہ اسلم کہاں ہیں اور کس نام کے گھونگھٹ میں چھپ لیتے ہیں۔

فولاد خاں۔ اب وہ بدنصیب اسلم فولاد خاں کے نام سے مشہور ہے

سب - کون فولاد خاں شہنشاہ اسلم -
فولاد خاں - ہاں یہی فولاد مورد الم -
صف شکن - آہا خوشی خوشی جب اصلی وارث سلطنت میرا مربی موجود ہے تو پھر اس تخت پر میرا بیٹھنا بے سود ہے -
فولاد خاں - نہیں بیٹھو گے اور تمہیں بیٹھو گے وزارت پناہ وہ مقبرہ شہنشاہ اسلم کا ہے -
وزیر - جی ہاں اسی ذی حشم کا ہے -
فولاد خاں - نہیں اصل حال یہ ہے کہ جس وقت خسرو تخت نشین ہوا انہیں دنوں میری بی بی نے شاہی باغ میں مالن کے لباس میں نوکری کر لی تھی - انہیں دنوں میں خسرو کی بی بی حاملہ ہوئی تو اس کے واسطے خسرو نے یہ فرمان جاری کیا تھا کہ تیرے شکم سے بجائے فرزند کے دختر ہو گی تو تیری زندگی اسی دختر کے ساتھ قبر کے اندر ہو گی
شمشیر - پھر اس فرمان کا کیا انجام ہوا -
فولاد خاں - امر الٰہی اظہار ہوا یعنے خلاف اس کی مرضی کے ایک لڑکی پیدا ہوئی اور اسی رات کو شاہی باغ میں میری بی بی کے شکم سے ایک لڑکا پیدا ہوا خسرو کی بی بی نے معرفت دایہ کے میرے لڑکے کو اپنی لڑکی سے تبدیل کر لیا - اس دن سے خسرو کی دختر باغ میں اور میرا لڑکا محلات میں پرورش پانے لگے -
صف شکن - بس بس معلوم ہوا کہ آپ ہی میرے پدر واجب التعظیم ہیں -
تارا - آہ تو کیا میں نے اپنے ہاتھ سے اپنے پدر بزرگ باپ کی ہستی کو دنیا سے نابود کیا -
فولاد خاں - ہاں شیطان کے گھر ولی کا ظہور ہوا - اور اس نے ایک خونخوار ظالم کو دنیا سے نابود کیا -
تارا - افسوس -
صف شکن - پیاری تارا ظالم کی موت کا افسوس نہ کرو

موذیوں کے سر نہیں چڑھتا بجز موذی کوئی
سانپ کا پھن زینت تاج سر ضحاک تھا

فولاد خاں - لائق جواہر تمہارا ایک راز میرے سینہ میں مخفی ہے سلطنت پانے سے پیشتر خسرو نے ایک غریب لڑکی سے عقد کر لیا تھا - مگر سلطنت پانے سے وہ کمبخت اپنی بی بی کو بھول گیا - اُس کے شکم سے ایک لڑکا پیدا ہوا - جب اُس لڑکے نے سولہویں برس میں قدم ڈالا تو پیشہ قصائی اختیار کر کے صدہا خسرو کے خیر خواہوں کو تہ خاک کیا -

وزیر - وہ کون ذیشان ہے -

فولاد خاں - وہ یہی جواہر خاں ہے -

جواہر خاں - ہیں تو کیا تارا میری بہن ہے -

فولاد - واقعی تمہاری بہن ہے -

جواہر خاں - افسوس یہ کیسی بے حیائی کہ بہن سے محبت کا اظہار کرے بھائی تہور او نیک دل تہور تو نے مجھے گناہ عظیم سے بچایا -

تہور جنگ - کیوں بیٹا اب اپنی گذشتہ حرکتوں پر شرمایا -

جواہر خاں - اے میرے والد مرحوم کی پاک روح مجھے معاف کر -

تارا - اے باعث شادمانی میرے مرحوم باپ کی نشانی میں بخوشی منظور کرتی ہوں - آج سے صرف تم تو اپنے خاندان کا گلزار جانوں گی - اے میرے معزز بھائی میں تمہیں تو والد بزرگوار سمجھوں گی -

فولاد خاں - شمشیر خاں تمہارا بھی ایک راز میرے سینہ میں مخفی ہے وہ بھی ظاہر کرنے کا وقت آیا - سنو نہ تم کوئی میرے دوست موذن نوکر ہو بلکہ میری والدہ کے آنکھوں کے نور ہو - میری والدہ کے دل کے سرور ہو میرے حقیقی بھائی ہو -

شمشیر - کون بھائی جان -

صفدر شکن - چچا جان -

تہور - دادا جان -

کافور - ہٹ شیطان -

صف شکن - یوں تہور میرا نیک دل نوکر تہور -

تہور - جی بندہ پرور -

جواہر خاں - اسی نے مجھے اس گناہ عظیم سے بچایا -

فولاد خاں - اور اسی نے مجھے صف شکن کی حالت کی خبر پہنچائی -

تہور جنگ - تانت باجی اور راگ پایا - حضور کچھ عرض کروں اگر معاف ہو قصور -

فولاد خاں - بیان کر تو جو زبان ہلاوے وہی پاوے -

تہور جنگ - مجھے بھی کسی کا رشتہ دار ٹھہرا دیجئے - اور کچھ نہیں تو مسٹر کافور کا ہی باپ بنا دیجئے

کافور - کیوں بے -

فولاد - تو پکا شریر ہے -

تہور جنگ - حضور انصاف شرط ہے - آپ شاہزادہ کے باپ بنگئے خسرو مرکر بھی شاہزادی اور جواہر خاں کا باپ بنا - اب میں کس کا باپ بنوں -

تارا - تو نے میرے ساتھ وہ احسان کیا کہ میں کبھی بھول نہیں سکتی

صف شکن - شاباش شاباش -

تہور جنگ - ہاں حضور شاباش کا ایک سرا میرے ہاتھ میں دیجئے اور دوسرا مجھ کو اڑھا دیجئے -

تارا - نہیں نہیں آج سے میں تم کو اپنا سگا بھائی سمجھوں گی اور تیرے انعام میں یہ لے موتیوں کا ہار -

تہور جنگ - لائیے سرکار -

صف شکن - اور یہ لے انعام میں میرا بھی ہار -

تہور جنگ - بس اب تو ہو گیا بیڑا پار - آپ [illegible]

جواہر خاں - لے بھائی یہ شمشیر آبدار -
تہور جنگ - چلو یہ بھی بیکار نہ جائیگی - باورچی خانہ میں آلو - پیاز
چھیلنے کے کام آئیگی - اور آپ جناب سپہ سالار -
شمشیر خاں - لے بھائی میرا بھی ہار -
تہور جنگ - اور بس بس سرکار -
فولاد خاں - اس کو فی الحال ہیرے جواہرات سے لاد دو - اور
اس کی ماہوار دس ہزار تنخواہ خزانہ عامرہ سے مقرر کردو -
تہور جنگ - الہیٰ آئی ہے جب تک بہار سوئے چمن
کھلاتی ہے گل نسترین و یاسمن وگلاب
گل مراد میرے شاہ کا رہے خندہ
نسیم لطف خدا رکھے دم بدم شاداب
جہاں میں یہ پھولے پھلے ہمیشہ نخل
امید رنگ شاخ نہال ارم ہے سیراب
شمشیر خاں - بھائی جان اس ساعت سعید میں ان دونوں سعادتمند
کے ہاتھ ملا دینا چاہیے -
(ہاتھ ملانا)
فولاد - ضرور ضرور
ہمیشہ خوش رہو عالم میں تم دونوں بہ آزادی
مبارکباد کا غل ہے مبارک دونوں کو شادی
آمین آمین آمین - (سب کا گانا)
پروردگار کیا سب پیدا اس آن تو مالک افسر ہم تیرے دربان سب تم دھرے
دھیان تم پر قربان قادر تو پھرٹے لاو نہار - خالق ہے پر تہے مالک ہے
سرور ہے سب پر ہے سایہ تیرا -
بد کو بدی کی دیتا نیکوں کو نیکی کا ثمرہ ملا دشمن پر غالب ہے فرمان تیرا
عادل ہے انصاف تیرا یزدان ؂

خوبصورت فوٹو بلاک سے مزین پر اسرار جاسوسی ناول

ناول لٹ گئے اقاتل عرف
خونی مجرم ۲ ر
بیگناہ ملزم عرف
پروانہ محبت یعنے
ناول لال پھول ۵ ر
ناول طلسمی رومال ۴ ر
ناول شیطانی چرخہ عرف
جعلساز کی چالاکی ۲ ر
جاسوس چور ۱۲ ر
مجرم قیدی ۳۰ ر
ناول سوتیلی ماں عرف
ظالم رانی ۳۰ ر
چاند کی چوری عرف
خونی گھوڑا ۲ ر
بیخوف رانی دو جھونپیں
فیصلہ ہر مکمل ۷ ر
ناول ایلی لٹس یعنے
پانچ پھول والا
آدمی ۴ ر
ناول بیخوف رانی عرف
بردہ فروشوں کا
جال ۴ ر

ناول خوفناک جاسوس ۳ ر
ناول خونی رومال عرف
خوفناک ٹھگ اول ۱۲ ر
پر اسرار ڈاکو ۳ ر
ظلم کا جال ۶ ر
تسخیر قاتل عرف
بانکا سرغرساں ۲۰ ر
بہادر انسپکٹر ۲ ر
لاکھ روپیہ کا فوٹو حصہ
اول ۲ ر
الٹی چھری ۳ ر
میٹھی چھری ۲ ر
ناول خونی رومال عرف
خوفناک ٹھگ حصہ
دوم ۱۲ ر
عیار نواب ۶ ر
بہادر راہزن عرف
ٹھگوں کا سردار ۳۰ ر
قاتل بہن ۴ ر
لاکھ روپیہ کا فوٹو
حصہ دوم ۳ ر
متوالا افیونی ۶ ر

اپنے نفس مضمون کے لحاظ سے بجلی کا اثر رکھنے والے عشقیہ ناول

کرشمہ تقدیر ۶ ر
لال جین
خاتونان اودھ
ماتا ۹ ر
جوش خون ۱۱ ر
پری خانہ ۱۰ ر
اسرار امرتسر ۸ ر
داء ۱۲ ر
مکافات عمل ۸ ر
نظیر بیگم ۷ ر
معرکہ فرانس ۶ ر
محبوبہ انگورہ
بیلہ نواز ۱۲ ر
فرضی قبر ۱ ر
اشک حسرت ۸ ر
وقائع نادری ۴ ر
ناشاد ۶ ر
التمش شمس القمر ۲ ر
فسانہ جمیل ۶ ر

ہنگامہ عشق ۶ ر
پادشاہ سلامت ۱۲ ر
فریب شیر رنگ ۳۰ ر
نئے جھگڑے ۴ ر
خوش نصیب ۴۰ ر
لیفٹنٹ کماری ۲ ر
درد ۱۲ ر
آہ ۸ ر
میری کہانی ۸ ر
حسرت ۷ ر
طرح دار بیگم ۷ ر
سنہری عینک ۱۰ ر
کشمیری بھانڈ ۲ ر
انمول موتی یعنی پنجاب
کی بیٹا ۳ ر
جام زہر ۸ ر
تسخیر ۴ ر
بوالہوس ۹۰ ر
سبز باغ ۴ ر

لال کپتان ۴ر	ولایتی حور ۲/	بنارت ۱/	بدست رقیب ۲ر
خونی شہزادہ ۱۲ر	سچ حرف ۱۲ر	بوالہوس بنگالی	بنگالی مینا ۱/
سوز ۸ر	پارہ دل ۸ر	پرتھم بینے پر پیدا ۷ر	یتیم کی تلاش ۲/
ایسٹ اسٹرورس کامل ۱۸ر	شمع سحر ۷ر	سچیانہ عشق ۳ر	اعجاز محبت
گلبدن ۷ر	آئینہ روزگار ۸ر	جنازہ ہولناک ۴ر	جےجے ونتی ۷ر
کبھی آسا ۷ر	شمع شبستان ۸ر	ذات شریف ۷ر	ظالم عشاق ۳ر
مرکہ بچونس ۶ر	استیل صنیبہ ۱۲ر	چندر کنور ۶ر	چھلادہ ۴ر
انار کلی بیگم ۱ر	اشک خون یا لالہ بیٹا ۲ر	حسرت و امید ۳ر	حجاب النسا ۲/
عجیب بصنعت ۱ر	شام نراین پاربتی ۱۲ر	باجرہ کی کامیابی ۲ر	خورشید بہو ۲ر
مسٹریز آف پنجاب کامل ۱۲ر	غریب الوطن ۱۲ر	خون آرزو ۲/	خوبصورت ناگن ۷ر
ناول جگر خراش ۳ر	اسمعیل زہرہ ۱۰ر	خوبصورت کاہنہ ۴ر	ضرشیا یا بھیانی ۵ر
سفاک دلہن ۲ر	دلفگار ۴ر	خاندانی سوداگر ۱ر	لطائے حسن ۱ر
شیطان کا باپ ۱ر	شیطان کے چار شگا ۱ر	خوش بیگیا ۱ر	دل نواز ۲ر
قید حرمات ۱ر	شیطان کی ٹوپی ۱ر	دلبر ۳ر	دست تاسف ۳ر
بہن کا سر یا بھائی	وصال محبوب ۱ر	درد دل ۲/	درد فلک ۳ر
نئے اور اپلیا ۴ر	عزیزہ ہند ۱ر	دیوانہ عاشق ۱ر	ڈاکٹر کی بیٹی ۶ر
شوخ لیڈی ۱ر	حسین نازنین ۲ر	درد عشق ۱/	سچا عشق ۱ر
بائیسکل کا شوقین ۲ر	بد انجام ۱ر	شہید عشق ۳ر	ثمرہ خاموشی ۳ر
پاربتی ۱/	بچھڑو نکا ملاپ ۱/	کارگذار ۶ر	قاتل کا قاتل ۲ر
بوالہوس ۱/	بروگ ۴ر	گرفتار محبت ۱/	گل ناشگفتہ ۱ر
بڈھا دولہا نمبر ۲	بڈھے میاں ۱ر	لال کرتی ۲ر	لاڈو بیگم ۲ر
دو دلہن ۱ر	براس کستوری ۱ر	لاڈلی بیٹی ۳ر	معشوقہ فرانس ۸ر

ملنے کا پتہ

جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب چوک متی لوہاری لاہور

[illegible] عالم پریس لاہور میں [illegible] پنڈت [illegible]